نظر بد، جادو اور نفسیاتی بیماریوں کا

قرآنی علاج

مؤلف

شیخ عبداللہ بن عبدالعزیز العیدان

مترجم

شیخ شمس الحق بن اشفاق اللہ

نظر بد، جادو اور نفسیاتی بیماریوں کا

قرآنی علاج

مؤلف

شیخ عبداللہ بن عبدالعزیز العیدان

مترجم

شیخ شمس الحق بن اشفاق اللہ

مکتبہ الفہیم مئوناتھ بھنجن یوپی

F1

نام کتاب	:	نظر بد، جادو اور نفسیاتی بیماریوں کا قرآنی علاج
مؤلف	:	شیخ عبداللہ بن عبدالعزیز العیدان
مترجم	:	شیخ شمس الحق بن اشفاق اللہ
طابع وناشر	:	مکتبۃ الفہیم، مئوناتھ بھنجن یوپی
سال اشاعت	:	اپریل ۲۰۱۱ء
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار ایک سو
صفحات	:	64
قیمت	:	

MAKTABA AL-FAHEEM

Raihan Market, 1st Floor, Dhobia Imli Road
Sadar Chowk, Maunath Bhanjan - (U.P.) 275101
Ph . (O) 0547-2222013, Mob 9236761926, 9889123129, 9336010224
Email maktabaalfaheemmau@gmail.com
WWW.faheembooks.com

فہرست

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم

فضیلۃ الشیخ / عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین

ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا، اور ہر زمان ومکان میں اس کی تقدیر کا نفاذ کیا، اس کے وافر انعامات پر ہم اس کی حمد وشکر کرتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا فضل واحسان ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اللہ ان پر، ان کے آل و اصحاب اور ان کی سچی اتباع کرنے والوں پر رحمت نازل فرمائے۔

میں نے ان صفحات کا مراجعہ کیا جنہیں فاضل نوجوان عبداللہ بن عبدالعزیز العیدان نے شرعی جھاڑ پھونک اور اس کی اہمیت کے موضوع پر مرتب کیا، فاضل نوجوان نے اس کی سخت ضرورت، نیز تاثیر اور شروط پر اور تاثیر میں تاخیر کے اسباب پر بہترین انداز میں گفتگو کی ہے اور واضح کیا ہے کہ یہ توکل کے منافی نہیں، درحقیقت یہ رسالہ مختصر ہونے کے باوجود بڑا مفید ہے، کیونکہ اکثر لوگوں کو نفسیاتی اور روحانی امراض نظر بد اور جادو وغیرہ لاحق ہوتے رہتے ہیں، اسی طرح کچھ بری روحوں کا جسموں میں اثر ہوتا ہے، اور بلا شبہ ان بہت سارے اسباب کے ساتھ ساتھ جنھیں مؤلف نے ذکر کیا مثلاً ذکر سے اعراض اور وظائف ودعاؤں کے ذریعہ خود کو محفوظ نہ کرنا بھی ہے، تو اللہ ہی مددگار ہے۔

وَاللّٰہ اعلم۔ وصلّی اللّٰہ محمّد و آلہ و صحبہ و سلّم۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین

اہداء و تبریک

اسلامی بھائی و بہن:

☆ کیا آپ اپنی زندگی میں حزن وملال، اضطراب وتنگی اور کثرت مشاکل سے دوچار ہیں؟

☆ کیا آپ کسی جسمانی یا نفسیاتی مرض سے دوچار ہیں جس کا آپ کو علاج نہیں مل رہا ہے؟

☆ کیا آپ کو اللہ کی اطاعت میں سستی اور اتباع خواہشات ومعاصی سے لگاؤ محسوس ہوتا ہے؟

☆ کیا آپ اپنی زندگی میں کچھ منفی تغیرات محسوس کرتے ہیں جس کا سبب آپ کو نہیں معلوم ہے؟

☆ کیا آپ ایمان واخلاق کے اعلیٰ مرتبہ پر پہونچنے کے خواہش مند ہیں؟

اس قسم کے بہت سارے سوالوں کے جوابات ان شاء اللہ آپ کو اس کتاب میں ملیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دور حاضر میں نفسیاتی، روحانی اور جسمانی امراض میں بڑا اضافہ ہوا ہے، ان کی انواع و اشکال بھی مختلف ہیں، بہت سی ایسی نئی بیماریوں کا انکشاف ہوا جو پہلے نہ تھیں، ان بیماریوں کے علاج کے لئے لوگوں نے بڑی کوششیں کیں، اس میں اپنا مال اور وقت برباد کیا، مگر اس کے باوجود دوا خانے اور ڈسپنسریاں بھرتی گئیں اور بیماریوں میں اضافہ ہی ہوتا رہا۔ نہیں ہے کوئی طاقت اور قوت سوائے اللہ کے۔

یہ سب کچھ یا ان میں کچھ، لوگوں کی ان امراض سے محافظت کے طریقوں سے غفلت کا نتیجہ ہے، دوسری جانب ان امراض سے دوچار ہونے کے بعد ان کے علاج کے صحیح طریقوں سے جہالت اور خاص طور پر شرعی جھاڑ پھونک کی کیفیت سے لاعلمی ہے۔

اسی لئے میں نے یہ مختصر رسالہ تحریر کرنے کے لئے سوچا تاکہ لوگوں کو بچنے کے طریقوں کی یاددہانی ہو اور پھر صحیح علاج کرسکیں، اس نئی طباعت کے اخیر میں کچھ واقعات کا میں نے اضافہ کیا ہے جو بہت ساری بیماریوں میں شرعی رقیہ کی منفعت سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس امید کے ساتھ کہ اس کے لکھنے سے مقصد کی تکمیل ہو اور اللہ تمام مسلمان مریضوں کو شفا دے۔ آمین۔

وَصَلَّى اللّٰهُ وسلَّم علَى نبِيِّنا مُحمَّد و علَى آله و صَحبِهِ أجْمَعين۔

۱-نفسیاتی بیماریاں اوران کا علاج

دور حاضر میں مادی زندگی میں ایسی ترقی ہوئی جو خیال اور بیان سے باہر ہے، اور لوگ اسی تہذیب وتمدن سے چمٹ گئے، اکثریت کی یہی مقصود بن گئی، اور یہی ان کے علم کی انتہا اور سعادت وشقاوت کی مصدر ہے، اسی کے لئے لوگ مرتے اور جیتے ہیں۔

کفار ومشرکین کے لئے یہ کوئی انوکھی چیز نہیں کیونکہ وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، زندگی میں جانوروں کی طرح کھاتے اور لطف اندوز ہوتے ہیں، اور جہنم ان کا ٹھکانہ ہے، تعجب اس بات پر ہے کہ مسلمان اس غلط روش کو اپنائیں اور ٹیڑھے راستے پر چلیں، دنیا کی شہوات اور لذتوں سے لگ جائیں، اور اس کی فانی زیب وزینت جمع کرنے میں مقابلہ کریں، اسے اپنی زندگی کا عظیم مقصد بنالیں، اسی کے لئے کوشش کریں اور اس بات کو فراموش کردیں کہ ان کی پیدائش ایک پاکیزہ کردار اور عظیم مقصد کے لئے ہوئی ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت ہے، اس کے راستے میں جہاد اور اس کی طرف لوگوں کو دعوت دینا ہے، دنیا اور اس کی ساری شہوتیں اور لذتیں اسی مقصود کو ثابت کرنے کے لئے وسیلہ ہیں۔

اسی لئے نتیجۂ عدم توازن پیدا ہوا، اور یہ لگاؤ بڑا قیمتی ہے، اس کی قیمت بڑی گراں ہے، اس کے لئے اپنا چین وسکون قربان کیا، اپنا اطمینان اور سعادت ختم کیا، اپنی صحت وعافیت برباد کی، دور حاضر کی بہت ساری نفسیاتی اور روحانی بیماریوں نے انہیں گھیر لیا، مثلاً: بے چینی، خوف، غم، بلڈ پریشر، ذیابیطس اور دیگر اعصابی اور مناصل کی بیماریاں، پھر دائیں بائیں، اور اندر وباہر دوڑنا شروع کیا، جس میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں، اس کے بعد اپنی بیماریوں کے علاج کی تلاش میں ادھر اُدھر، دائیں بائیں، اندر باہر دوڑنے لگے، اور اس بیماری اور مصیبت کے علاج کے لئے روپیہ اور محنت صرف کرنے لگے۔

مگر ان کوششوں اور اخراجات کے باوجود خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوا، اور نہ مکمل شفا ملی، جس کی وجہ یہ ہے کہ ان حضرات نے بیماریوں سے شفا کی تلاش میں ایک گوشہ پر توجہ دی اور دوسرا

گوشہ ترک کر دیا۔

انسان کی جسمانی بیماریوں کے علاج میں دواؤں، جڑی بوٹیوں اور آپریشنوں پر توجہ دی، اور اللہ پر ایمان، اس سے تعلق اور قرآن کریم و ذکر و دعا کے ذریعہ علاج کو فراموش کر دیا، جس سے انسان کو معنوی اور نفسیاتی قوت ملتی ہے، اور جس قوت سے انسان خود کو بہت سی نفسیاتی اور جسمانی بیماریوں میں پڑنے سے بچا سکتا ہے، یا ان میں پڑنے کے بعد بآسانی ان سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔

اسی لئے آپ دیکھیں گے کہ ایک مسلمان جس کے اندر ایمان وتقویٰ ہوتا ہے وہ اکثر و بیشتر ان بیماریوں سے محفوظ ہوتا ہے، اسے دلی سکون رہتا ہے، خوش وخرم اور پُر امید ہوتا ہے، بھلے ہی اس کی زندگی میں مادی تنگی ہو، اور کچھ معاشرتی مشکلات وغیرہ سے دوچار ہو، جس سے کوئی بھی شخص محفوظ نہیں رہتا۔

دوسری جانب آپ دیکھیں گے کہ جب اسے کوئی بیماری ہوتی ہے تو سب سے پہلے مشروع ایمانی دواؤں سے علاج کرتا ہے اور کتاب وسنت سے اخذ کرتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ دیگر طبی سہولیات اپناتا ہے، جن کا اثر اور نفع ثابت ہے، ان دونوں دواؤں کے مجموعے سے اسے دنیا کی عافیت بھی - بحمد اللہ - حاصل ہوتی ہے اور آخرت میں اجر بھی - ان شاء اللہ - ملے گا۔

اسی لئے ہم مسلمان ایمانی تقویت کے انتہائی حاجتمند ہیں، تاکہ امن وامان کی زندگی گزار سکیں، اور سعادت وقلبی اطمینان حاصل ہو۔

ان نعمتوں سے لطف اندوز ہونے والوں کے بعض اقوال ہم سنیں:

ایک شخص کہتا ہے: اگر بادشاہوں اور ان کے اہل وعیال کو ہماری موجودہ سعادت معلوم ہو جائے تو اس کے لئے وہ ہم سے جنگ کریں گے۔

دوسرا شخص کہتا ہے: سعادت وسرور کی ایسی گھڑیاں ہم پر گزرتی ہیں جن کے بارے میں خیال کرتا ہوں کہ اگر جنت والوں کو یہی چیز ملے گی تو ان کی زندگی بڑی خوشگوار ہوگی۔

دوسرا شخص کہتا ہے: دل پر کچھ ایسے اوقات گزرتے ہیں جس میں دل اللہ کی انسیت ومحبت

میں خوشی سے جھوم اٹھتا ہے۔(۱)

اس حقیقت کی مزید تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ بہت سے مغربی ممالک میں موجودہ علمی تحقیقات (جن کے ذکر کی گنجائش نہیں) نے وہی ثابت کیا جو ہمارے پرانے علماء نے کہا ہے کہ انسان کی ایمانی قوت اور نفسیاتی سکون صرف نفسیاتی بیماریوں کے علاج اور سرور وسعادت ہی پر معاون نہیں بلکہ جسمانی بیماریوں کے لئے بھی بے حد مفید ہیں!!

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان امراض سے بچنے اور شفایاب ہونے کا طریقہ دو مرحلوں سے گزرتا ہے:

پہلا مرحلہ: حفاظت اور بچاؤ کا مرحلہ، ایک مسلم مرد و عورت، چھوٹے و بڑے کے لئے یہ انتہائی اہم ہے، اس کے لئے ہم سب کو خواہش کرنا چاہئے کیونکہ اللہ کے حکم سے بہت سی بیماریوں کے دفاع اور بچاؤ میں معاون ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے: بچاؤ اختیار کرنا علاج سے بہتر ہے۔

دوسرا مرحلہ: علاج ہے، یعنی بیماری سے دوچار ہونے کے بعد اسے ختم کرنے کے لئے علاج کرنا، اور یہ شرعی جھاڑ پھونک اور دیگر نفسیاتی اور طبی علاجات کے ذریعہ۔

ان دونوں مرحلوں کی تفصیل آپ کے سامنے پیش کی جارہی ہے:

۲- بیماریوں سے نفس کا بچاؤ:

ایک مسلمان کا اسلامی تعلیمات اور اس کے قولی و فعلی آداب کا پابند ہونا اور ہر روز اسے اپنی زندگی کے مختلف گوشوں میں نافذ کرنا خواہ اس کا تعلق عبادات سے ہو یا اخلاقیات واجتماعیات وغیرہ سے، اور اللہ نے جن عبادات واطاعات کا حکم دیا ہے انھیں بجالانا اور تمام نافرمانیوں اور حرام کردہ چیزوں سے بچنا، یہ تمام چیزیں اللہ کے حکم سے قلبی سعادت کی ضامن ہیں، اور نفس کو تمام نفسیاتی، روحانی اور جسمانی مرض سے بچاسکتی ہیں۔

---

(۱) اغاثة اللهفان / ابن القیم ۲/۲۸۳

اسی لئے اسلام نے ہمیں تمام تعلیمات اور آداب، دعاؤں اور اذکار کو اپنانے کی دعوت دی ہے، جب ہم اس کے مکمل طور پر پابند ہو جائیں گے تو ان شاء اللہ نفسیاتی بیماریوں سے ہماری حفاظت کے لئے ڈھال بنیں گے، اور شیطانی وسوسوں اور زندگی کی مشکلات سے بچاؤ کریں گے، اور اس دنیا میں مسلمان کی سعادت اور اطمینان و وقار کے ساتھ زندگی گزارنے کا سبب بنیں گے۔

بعض اہم وظائف واذکار درج ذیل ہیں:

۱- تمام واجبات پر عمل کرنا، خاص طور پر مردوں کے لئے پانچوں وقت کی نمازیں مسجد میں باجماعت اطمینان وخشوع کے ساتھ ادا کرنا۔

۲- تمام گناہوں اور نافرمانیوں سے دور رہنا، ان سے توبہ کرنا اور تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے بچنا، خاص طور پر اس زمانہ میں جس کا بہت سے لوگ ارتکاب کرتے ہیں، یعنی گانے اور میوزک سننا، فلم اور گندے ڈرامے دیکھنا، جو دل میں ایمان کو کمزور کر دیتے ہیں، اور نفاق پیدا کرتے ہیں، اور ایسے شخص پر جنات وشیاطین کو مسلط کر دیتے ہیں۔

۳- پابندی کے ساتھ روز قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔(۱)

۴- صبح وشام کی دعائیں پڑھنا۔(۲)

۵- "**لا إلـه إلَّا اللّٰهُ وَحدَهُ لا شَرِيكَ لَه، لَهُ المُلكُ وَلَهُ الحَمدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِير**." کا سو مرتبہ ورد کرنا۔(۳)

(نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت

---

(۱) مثلاً ایک مسلمان شخص قرآن کریم کے چار صفحات پڑھنا شروع کرے، ہر مہینہ ایک ایک صفحہ بڑھاتا جائے یہاں تک کہ سولہ مہینہ بعد مکمل پارہ کی تلاوت تک پہنچ جائے گا، اور پھر یہاں سے ساری عمر اسی پر مداومت کرے۔

(۲) اگر مسلمان کو معلوم ہو جائے کہ اس میں کتنا بڑا اجر ہے اور برائیوں، حوادث، اور دنیاوی آفات سے محفوظ رکھنے کا کتنا اثر ہے تو اسے کسی دن بھی ترک نہیں کرے گا۔

(۳) جس نے یہ دعا دن میں سو مرتبہ پڑھی جیسا کہ حدیث میں وارد ہے: اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، اور سو نیکیاں اس کی لکھی جائیں گی، سو گناہ مٹا دئے جائیں گے، اس دن شام تک شیطان سے حفاظت کے لئے ڈھال ہوگی، اور اس شخص سے افضل عمل کسی کا نہ ہوگا مگر اس شخص کا جس نے اس سے زیادہ پڑھا ہوگا۔(بخاری، مسلم)

اور اسی کے لئے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔)

٦- احوال ومناسبات کی دعاؤں پر محافظت کرنا: مثلاً گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا، مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا، سونے اور بیدار ہونے کی دعا.........وغیرہ۔

٧- ماثورہ دعاؤں کے ذریعہ اپنی حفاظت کا بندوبست کرنا، مثلاً:

أ- نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ ہر روز جب بستر پر جاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے اس میں ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ. اللَّهُ الصَّمَدُ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ. وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُواً أَحَدٌ﴾ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ. مِن شَرِّ مَا خَلَقَ. وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ. وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ. وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ. مَلِكِ النَّاسِ. إِلَهِ النَّاسِ. مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ. الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ. مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ﴾ پڑھ کر پھونکتے، پھر حسب استطاعت اپنے جسم پر ملتے، سر، چہرہ اور جسم کے اگلے حصہ سے شروع کرتے۔ اس طرح تین بار کرتے۔(١)

ب- آپ ﷺ کا فرمان ہے: جس نے دن کے شروع میں یا رات کی ابتداء میں یہ دعا تین بار پڑھی: "بِسمِ اللّٰهِ الّذِي لا يَضُرّ مَع اسمِهِ شَيءٌ فِي الأرضِ وَلا فِي السَّمَاءِ وَهُو السَّمِيْعُ العَلِيم."

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی وہ سننے اور جاننے والا ہے۔)

تو اس دن یا رات میں اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔(٢)

ج- بچوں کی حفاظت کے لئے، خاص طور پر حضرت حسن وحسین کو محفوظ کرنے کے لئے اللہ کے رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے۔ "أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامّة، مِن كُلِّ

---

(١) غور کیجئے کہ نبی ﷺ جو ہر نفسیاتی بیماری اور جن وانسان کے شر سے محفوظ تھے مگر پھر بھی اس ذکر کے ذریعہ روز خود کو محفوظ کرنے پر مداومت کرتے تھے، کیا ہم زیادہ مستحق نہیں کہ محافظت کریں جبکہ ہمیں ان برائیوں اور تکلیفوں کا ہر وقت خطرہ رہتا ہے۔

(٢) امام احمد نے اسے روایت کیا، اور ابن ماجہ نے صحیح کی ہے ٢/٣٣٢

شَيطَان وَهَامَة، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لاَمَّة."(۱)

۸- (بسم اللہ) کہنے کا خیال رکھنا اور کام کی ابتدا میں اسے نہ بھولنا بلکہ اپنی زندگی کے تمام معاملات اور ہر موڑ پر پڑھنا تا کہ ہمیں جنوں کے شر اور ان کی تکالیف سے محفوظ رکھے۔

۹- ایسی اطاعت وعبادت جو دل میں ایمان کو بڑھاتی اور اللہ تعالیٰ سے رابطہ مضبوط کرتی ہے ان کا پابند ہونا، مثلاً سنن رواتب، نماز وتر و چاشت، نماز تہجد، صدقہ وخیرات اور نفلی روزے وغیرہ۔

۱۰- بکثرت استغفار اور دعا کرنا، اور مختلف الفاظ میں اللہ کا ذکر کرنا اور اسی سے اپنا وقت پُر رکھنا۔

نفس کی ان امراض سے حفاظت کے یہ اہم طریقے ہیں، ان پر ہمیں نافظت کرنی چاہئے، اپنی تمام تر مشغولیات اور عذر کے باوجود ان کا پابند ہونا چاہئے، تا کہ دنی سعادت اور نفسیاتی اطمینان وسکون ہمیں حاصل رہے، اور تمام ظاہری و باطنی امراض سے محفوظ رہیں۔

لیکن آج لوگوں کی سستی و کاہلی، اور محافظت و بچاؤ کے مرحلہ میں کوتاہی کی وجہ سے خواہ خود اپنا معاملہ ہو یا بیوی بچوں کا معاملہ ہو، اور شیطان کے بہکانے اور دنیا نیز اس کی لذتوں میں مشغولیت کی وجہ سے انھیں بہت ساری بیماریاں لاحق ہوگئی ہیں جن کے علاج اور شفاء کے لئے خاص دوا کی ضرورت ہے، کم از کم نفس اور جسم اور دل پر اس کے اثر اور ضرر کو کم کرنے کے لئے۔

ان امراض میں مبتلا ہونے کے بعد ان کا مخصوص اور مفید علاج نہ تو ماڈرن دواؤں اور نفسیاتی ڈسپنسریوں کے معارض ہے نہ ہی ان سے کوئی چیز مانع ہے اور وہ ہے ''شرعی جھاڑ پھونک'' کا طریقہ۔

امراض سے بچاؤ کا یہ دوسرا مرحلہ ہے جسے ہم آنے والے چند نقاط میں بیان کریں گے۔

۳- رقیہ کیا ہے؟

رقیہ سے مراد قرآنی آیات، مشکلات سے پناہ مانگنے والی دعائیں اور نبی اکرم ﷺ سے ثابت شدہ دعاؤں کا مجموعہ ہے، جسے مسلم اپنے اوپر یا بیوی بچوں پر کسی نفسیاتی مرض کے علاج کے لئے پڑھتا ہے، اور جنات وانسانوں کی نظر بد سے بچنے کے لئے، یا شیطانی وسوسہ، جادو اور

(۱) بخاری۔

جسمانی بیماریوں سے شفایابی کے لئے پڑھتا ہے۔

یہی شرعی رقیہ ہے، یہ جادو یا شعبدہ بازی نہیں جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں، نہ ہی کوئی ناپسندیدہ بدعت ہے جس کی دین میں کوئی اصل نہ ہو۔

اسی لئے لوگوں کے ذہنوں میں جب رقیہ کا یہ غلط محدود مفہوم پیدا ہوا تو علاج اور شفاء کی تلاش میں یا تو جادوگروں، شعبدہ بازوں اور دجالوں کی طرف متوجہ ہوئے، حالانکہ مسلمان کے عقیدہ کے مطابق یہ کتنا پرخطر ہے یہ کسی سے پوشیدہ نہیں، یا لوگوں نے اپنی مختلف بیماریوں کا علاج ترک کردیا جس کی وجہ سے انھیں ایسی تکلیف ہوئی اور ایسے برے آثار ان کی زندگی میں رونما ہوئے جسے اللہ ہی جانتا ہے، یہ سب جہالت اور ان امراض میں رقیہ کی منفعت کو معمولی سمجھنے کی وجہ سے ہوا۔

۴-شرعی رقیہ کیوں؟

شرعی رقیہ اور اس سے شفایابی طلب کرنے کی دعوت کیوں ہے؟

تو اس کا جواب مختصراً درج ذیل ہے:

۱- یہ سنت ہے، ہم ان شاء اللہ آگے قرآن وحدیث سے اس کی دلیل ذکر کریں گے۔

۲- ذکر اور وظائف سے محافظت کی قلت کے سبب، ہم دیکھ رہے ہیں کہ مسلمانوں کی اکثریت آج اللہ تعالیٰ کے ذکر اور دعاؤں سے محافظت طلبی میں غافل ہے، خواہ صبح وشام کی دعائیں ہوں، یا کچھ مخصوص مواقع ومناسبات سے متعلق ہوں، فرض نمازوں کے بعد، یا قرآن کریم کی تلاوت، اور دعا واستغفار وغیرہ کا معاملہ ہو..... اس کوتاہی کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بجائے اس کے کہ مصیبت زدہ کی حفاظت ہو، اور نظر بد لگانے والے کی تادیب ہو، بعض لوگ دوسرے کو بلا ارادہ نظر بد لگاتے ہیں خواہ آپس میں قریبی ہی کیوں نہ ہوں، یہ اس طرح کہ دوسروں کی چیزیں حیرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، خاص طور پر اس وقت جب کوئی دوسرے کے لئے برکت کی دعا نہیں کرتا۔(۱) اور نہ اس وقت اللہ کا نام لیتا ہے۔

(۱) یعنی ماشاء اللہ اور تبارک اللہ کہے۔

۳- لوگوں کے درمیان حسد کا عام ہونا۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ بعض لوگ جب دوسروں کو دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کوئی نعمت عطا کی ہے مثلاً استقامت، ذہن، خوبصورتی، مال یا اولاد وغیرہ تو اس کے حسد و بغض کی پیاس بغیر اسے تکلیف پہنچائے نہیں بجھتی، پھر یا تو نظر بد کر دیتا ہے یا جادو کر دیتا ہے۔ ہم ان سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

۴- اپنے اندر پائی جانے والی بیماریوں کے علاج کے سبب، کیونکہ کبھی آدمی خود، یا اس کا کوئی بچہ، یا رشتہ دار کسی روحانی یا نفسیاتی مرض میں مبتلا ہوتا ہے اور اسے معلوم نہیں ہوتا (جس کی بعض شکلیں اور علامتیں ہم آگے بیان کریں گے)، خاص طور پر نظر بد جس کی انسان کے جسم میں سرعت تاثیر حدیث سے ثابت ہے، جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''العَينُ حَقٌّ، لَو كَان شَيء سَابق القَدر لَسبقَته العَينُ.''(۱)

(نظر بد برحق ہے، اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جانے والی ہوتی تو نظر بد سبقت لے جاتی۔)

اس میں مبتلا شخص اپنی زندگی میں مختلف قسم کی تکلیفیں اٹھاتا ہے، اگر خود کا شرعی رقیہ سے علاج نہ کرے تو بسا اوقات مر بھی جاتا ہے، جیسا کہ حدیث میں نبی ﷺ سے ثابت ہے آپ نے فرمایا: ''أَكثَر مَن يَمُوتُ مِن أُمّتِي بَعدَ قَضَاء اللّٰهِ وَ قَدره بِالعَين.''(۲)

(اللہ کی تقدیر و فیصلہ کے بعد سب سے زیادہ میری امت میں مرنے والے نظر بد کی وجہ سے ہوں گے۔)

ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کوئی جسم حسد سے خالی نہیں ہوتا مگر کمینہ اسے ظاہر کر دیتا ہے اور نیک آدمی چھپائے رہتا ہے۔(۳)

۵- انسانوں پر جناتوں کے تسلط کے اسباب متوفر ہونا۔ دور حاضر میں ہم ایسے حالات پیدا کرتے رہتے ہیں جو جناتوں کے انسانوں پر تسلط کے سبب بنتے ہیں، مثلاً نمازیں چھوڑنا، شہوت پرستی، معاصی اور منکرات میں پڑ جانا، ذہنوں کو ان سے بھر دینا جس میں تکلیف

---

(۱) مسلم۔ (۲) صحیح الجامع ۲۰۲۲
(۳) فتاوی ابن تیمیہ- کتاب السلوک ۱۰/ ۱۲۵

پہنچانا، اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت برتنا، دعاؤں اور اذکار ماثورہ کے ذریعہ خود کو محفوظ نہ کرنا، اچانک سخت خوف کھانا، کسی معاملہ میں سخت غصہ ہونا، یا کسی بھی معاملہ میں حد سے زیادہ خوش یا غمگین ہونا۔

۶- یہ دوسرے اعمال صالحہ کے ساتھ روحانی سعادت اور دلی سکون حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، آج بہت سارے لوگ ماڈرن بیماریوں سے دوچار ہیں: جیسے حزن وملال اور بے چینی وغیرہ، ان امراض کا سب سے نفع بخش علاج فرائض واطاعات بجالانے کے بعد شرعی رقیہ ہے۔

۷- اللہ تعالیٰ کے بعد یہ سب سے بہترین عمل ہے جو عمل صالح اور ایمان پر ثبات قدمی کے لئے معاون ہوتا ہے، کتنے لوگوں پر اطاعت بھاری ہو جاتی ہے، اور وقت پر نماز کی ادائیگی دشوار ہوتی ہے، کتنے لوگ ہدایت کے راستے سے منحرف ہو جاتے ہیں، معاصی اور گناہوں میں اسراف کرتے ہیں، اگر یہ لوگ نبوی نسخہ اپنائیں اور اس کی انھیں رہنمائی کی جائے تو ان شاء اللہ ان کے راستوں میں پیش آمدہ مشکلات میں مدد کی جا سکتی ہے، اور اطاعت کرنے نیز محرمات سے بچنے اور دین پر استقامت میں ان کی معاون ثابت ہوگی۔

۸- اللہ کے حکم سے اس کا نتیجہ قطعی ہوتا ہے، ہم یہاں وہاں ہسپتالوں اور دوا خانوں میں ان نفسیاتی وجسمانی امراض کے علاج کے لئے کتنی دولت برباد کرتے ہیں اور کتنا وقت اور کوششیں رائیگاں کرتے ہیں۔ اگر ہم میں سے کسی سے کہا جائے کہ اس کا علاج دنیا کے آخری کونہ میں ہے تو وہاں چلا جائے گا! یا فلاں قیمت سے ملے گا تو اسے خرید لے گا! مگر اس کے باوجود یہ نہیں سوچتا کہ ان اسباب کے ساتھ ایک اور سبب کا اضافہ کر لے، ممکن ہے اسی میں حقیقی شفاء اور نفع بخش علاج ملے، اور وہ ہے شرعی رقیہ، جس کے لئے صرف تھوڑی سی کوشش اور وقت اور صبر درکار ہے، جس کے استعمال سے اگر اجر وثواب اور صحت وعافیت نہیں حاصل ہوگی تو کوئی قابل ذکر خسارہ بھی نہیں ہوگا...... الخ۔

۵-رقیہ کی مشروعیت:

یہ چیز ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے رقیہ کا حکم دیا، خود بھی کیا اور اس پر لوگوں کو برقرار رکھا، اس کی بہت ساری دلیلیں ہیں:

۱-عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ: نبی ﷺ کو جب کوئی شکایت ہوتی تو اپنے اوپر پڑھ کر پھونکتے، جب آپ کی بیماری نے شدت اختیار کر لی تو میں آپ پر پڑھتی اور حصول برکت کے لئے آپ ہی کا داہنا ہاتھ آپ کے جسم پر پھیرتی۔(۱)

۲-آپ ﷺ کا فرمان: "لا بَأسَ بِالرّقَی مَالَم تکُن شرکاً."(۲)

(رقیہ اگر شرک نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔)

۳-آپ ﷺ کا ارشاد: "من استطَاع مِنکُم أن ینفع أخاہ فلیَفعَل."(۳)

(جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو تو وہ فائدہ پہنچائے۔)

۴-اس لونڈی کے لئے جس کے چہرے میں پیلا پن (زردی) تھی آپ ﷺ کا فرمان:

"استَرقُوا لَھَا فإِنَّ بھا النَظرۃ."(۴)

(اس پر رقیہ کرو کیونکہ اسے نظر بد لگ گئی ہے۔)

۵-عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے: نبی ﷺ مجھے نظر بد جھاڑنے کا حکم دیتے تھے۔(۵)

۶-جبریل علیہ السلام کا نبی ﷺ کو رقیہ کرنا۔ جس کا بیان عنقریب آئے گا۔

۶-کیا رقیہ کسی مخصوص متعین مرض کے لئے ہے؟

ذہن میں یہ بات آسکتی ہے کہ رقیہ نظر بد، جادو اور شیطانی وساوس وغیرہ کے لئے خاص ہے، دوسری جسمانی، نفسیاتی یا روحانی بیماریوں میں اس کی کوئی تاثیر یا نفع نہیں، یہ بات درست نہیں، بلکہ یہ رقیہ کے متعلق غلط تصور ہے، جس کی تصحیح ضروری ہے تاکہ اپنی تمام حسی و معنوی بیماریوں کے علاج میں اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

---

(۱) مسلم۔ (۲) مسلم (۳) مسلم (۴) بخاری (۵) مسلم

رقیہ کی تمام امراض میں منفعت پر قرآن وحدیث کی بہت ساری دلیلیں موجود ہیں، یہ کسی معینہ مرض کے ساتھ خاص نہیں، چند دلیلیں درج ذیل ہیں:

۱-قرآنی دلیلیں:

قرآن کریم میں بہت ساری آیات ہیں جو بہت سی بیماریوں میں رقیہ کی منفعت پر دلالت کرتی ہیں۔مثلاً۔

۱-اللہ تعالیٰ کا فرمان:﴿قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاء .﴾ (فصلت: ٤٤)

(آپ کہہ دیجئے! کہ یہ تو ایمان والوں کے لئے ہدایت وشفا ہے۔)

۲-﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاء وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ.﴾ (الاسراء:۸۲)

(یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لئے تو سراسر شفاء اور رحمت ہے)

یہاں ﴿مِن﴾ بیان جنس کے لئے ہے، ایسی صورت میں مکمل قرآن شفاء ہے جیسا کہ اس آیت میں ہے۔

۳-اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاء لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ.﴾ (یونس:۵۷)

(اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لئے شفا ہے، اور رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے۔)

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''قرآن کریم تمام قلبی وجسمانی اور دنیاوی واخروی بیماریوں کے لئے شفاء ہے، مگر ہر شخص کو قرآن سے شفاء حاصل کرنے کی توفیق نہیں ملتی، اگر کوئی بیمار قاعدے سے سچائی وایمانداری، مکمل قبولیت اور پختہ یقین اور شروط کی ادائیگی کے ساتھ اس کے ذریعہ اپنا علاج کرے تو بیماری اس پر غالب نہیں آسکتی، اور بیماری آسمان وزمین کے رب کے کلام پر کیسے غالب آسکتی ہے جس کو اگر پہاڑ پر اتارا گیا ہوتا تو پہاڑ پھٹ گیا ہوتا اور زمین پر

نازل کیا جاتا تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی۔ تو قلبی یا جسمانی کوئی ایسی بیماری نہیں مگر قرآن میں اس کے علاج کے طریقوں، اس کے اسباب اور محافظت کی طرف رہنمائی ہے، جسے اللہ نے اپنی کتاب سمجھنے کی توفیق دی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں قلبی اور جسمانی بیماریوں نیز ان کے علاج کا تذکرہ کیا ہے۔(۱)

ب- سنت نبوی کی دلیلیں:

۱- جبریل علیہ السلام کا رقیہ کرنا، جب وہ نبی ﷺ کے پاس آئے تو کہا: محمد آپ کو تکلیف ہے؟ فرمایا: ہاں۔ جبریل نے کہا "بِسمِ اللّٰهِ أرقِيك مِن كُلّ شَيءٍ يُؤذِيكَ، مِن شَرّ كُلّ نَفسٍ أو عَينٍ حَاسِدٍ، اللّٰه يَشفِيكَ، بِاسمِ اللّٰهِ أرقِيكَ۔" (۲)

(ہر چیز کی تکلیف سے اللہ کا نام لے کر آپ کو رقیہ کرتا ہوں، ہر نفس کی برائی اور ہر حسد کرنے والی آنکھ سے، اللہ آپ کو شفاء دے، اللہ کے نام سے آپ کو رقیہ کرتا ہوں۔)

جبریل کا فرمان "مِن كُلّ شَيءٍ يُؤذِيك۔" تمام امراض میں رقیہ کی عمومیت کا فائدہ دیتا ہے۔

۲- عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہم میں جسے کوئی شکایت ہوتی اس پر آپ دایاں ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: "أَذهَبِ البَأس رَبّ النَّاس، اشفه أَنتَ الشَّافِي، لا شِفَاء إلَّا شِفَاؤُكَ، لا يُغَادِر سقمًا۔" (۳)

(اے لوگوں کے پروردگار اس تکلیف کو دور فرما، اسے شفاء دے تو ہی شفاء دینے والا ہے، تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفاء نہیں، ایسی شفاء عطا کر کہ کوئی بیماری نہ بچے۔)

اور یہ ہر بیماری اور تکلیف کے لئے عام ہے۔

۳- عثمان بن أبی العاص الثقفی نے نبی ﷺ سے شکایت کی کہ اسلام لانے کے بعد برابر ان کے جسم میں درد رہتا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنا ہاتھ جسم میں درد کی جگہ پر رکھو اور (بسم اللہ) تین بار کہو، اور سات مرتبہ کہو: "أَعُوذُ بِعِزّةِ اللّٰهِ وَ قُدرَتِه مِن شَرّ مَا أَجِدُوَ أُحَاذِر." (۴)

---

(۱) دیکھئے: زاد المعاد ۴/ ۶ و ۴/ ۳۵۲۔ (۲) مسلم۔ (۳) مسلم۔ (۴) احمد

(اپنی تمام بیماریوں سے اللہ کی عزت وقدرت کی پناہ چاہتا ہوں۔)

۴-عبدالرحمٰن بن اسود اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے زہریلی چیزوں (سانپ بچھو) کے جھاڑ پھونک کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ: نبی ﷺ نے ہر زہریلی چیز میں جھاڑ پھونک کی اجازت دی ہے۔(۱)

۵-ایک انصاری کی بغل میں پھنسی ہوگئی تو انھیں بتایا گیا کہ شفا بنت عبداللہ اس کا رقیہ کرتی ہیں، ان کے پاس آئے اور رقیہ کی درخواست کی۔انھوں نے جواب دیا کہ بخدا میں نے اسلام لانے کے بعد کوئی جھاڑ پھونک نہیں کی، انصاری صحابی نبی ﷺ کے پاس گئے اور آپ کو اس کی خبر دی۔ نبی ﷺ نے شفا کو بلایا اور کہا: میرے سامنے وہ دعا پڑھو، انھوں نے آپ کے سامنے پڑھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رقیہ کرو اور اسے حفصہ رضی اللہ عنہا کو بھی سکھا دو جس طرح انھیں قرآن سکھایا ہے۔(۲)

اسی طرح اور دوسری حدیثیں بھی وارد ہیں جن کا اس مختصر رسالہ میں ہم تذکرہ نہیں کر سکتے۔ دور حاضر میں بعض جسمانی امراض میں رقیہ پر ہمیں تعجب ہوگا۔یا یہ کہ رقیہ سے کیا اس میں بھی کچھ فائدہ ہوسکتا ہے؟ لیکن بخار کا رقیہ، بچھو کے ڈنک مارنے پر، پیشاب رکنے، زخم اور دردسر وغیرہ کا رقیہ اس کی برکت پر دلالت کرتا ہے۔اسی سے تمام امراض میں اس کے فائدہ بخش ہونے پر دلالت ہو رہی ہے۔(۳)

ج-بعض حقیقی واقعات:

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ: مکہ میں میرے اوپر ایک وقت ایسا آیا کہ میں بیمار ہوگیا اس موقع پر نہ تو کوئی ڈاکٹر ملا اور نہ دوا ملی، اس وقت میں سورہ فاتحہ سے اپنا علاج کرتا تھا۔اس کی عجیب تاثیر میں نے دیکھی زمزم چند گھونٹ لے کر اس پر کئی بار پڑھتا پھر پی

(۱) بخاری

(۲) اسے امام حاکم نے مستدرک میں روایت کیا اور علامہ البانیؒ نے اس کی تصحیح کی ہے۔(۱۷۸)

(۳) رقیہ کے بارے میں مزید معلومات کے لئے دیکھئے: زاد المعاد/ ابن القیم ص ۱۸-۱۴۹/ ج ۴

جاتا، جس سے مجھے مکمل شفایابی ہوگئی، پھر بہت سی تکلیفوں میں اسی پر اعتماد کرنے لگا اور مکمل فائدہ ملتا، اور جس کو بھی کوئی تکلیف ہوتی اس کے لئے میں یہ نسخہ بیان کرتا جن میں اکثر لوگوں کو جلد شفا مل جاتی۔(۱)

کتاب کے آخر میں ہم دور حاضر کے بعض واقعات ذکر کریں گے جسے صاحب واقعہ ہی نے بہت سی بیماریوں سے شفایابی کے سلسلے میں شرعی رقیہ کے فوائد کے بارے میں بیان کیا ہے۔

۷- رقیہ اور جائز علاج:

شرعی رقیہ کی طرف دعوت اور تمام امراض میں اس سے شفایابی کے حصول کے لئے کوشش کرنے کے ساتھ یہ بیان ووضاحت ضروری ہے کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ڈاکٹروں کی طرف رجوع کر کے جائز علاج کرنا اور نفع بخش دوائیں استعمال کرنا یا قابل اعتماد نفسیاتی دواخانوں کا مراجعہ کرنا ناجائز ہے، ایسی بات ہرگز نہیں، بلکہ یہ سب جائز ومشروع ہے اس دلیل کے ساتھ کہ نبی ﷺ نے خود کیا ہے اور اس کا حکم بھی دیا، مثلاً:

ابن ابی خزامہ کی روایت ہے کہتے ہیں: میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ رقیہ جس سے ہم جھاڑ پھونک کرتے ہیں اور دوا جس سے ہم دوا کرتے ہیں، اور بچاؤ کے اسباب جس کے ذریعہ ہم بچتے ہیں کیا یہ سب اللہ کی تقدیر کو ٹال سکتی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"هِيَ مِن قَدَرِ اللّٰهِ."(۲) یہ اللہ کی تقدیر سے ہے۔

تو یہ حدیث بقول امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اسباب ومسببات کی مشروعیت پر دال اور اس سے انکار کرنے والے کی تردید ہے۔

اسی طرح عرب دیہاتیوں کے جواب میں آپ ﷺ کا فرمان جب انھوں نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول کیا ہم علاج کرائیں؟ آپ نے فرمایا:

"نَعَم، يَا عِبَادَ اللّٰهِ تَدَاوَوا، فَإِنّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَل لَم يَضَع دَاءً إِلاّ

(۱) زاد المعاد ۴/ ۱۷۸

(۲) اسے امام احمد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے۔

وَضَع لَه شِفَاء إلاّ دَاءً وَاحِداً. قَالُوا: مَا هُوَ؟ قَالَ: "الْهَرَم". (۱)

(ہاں اے اللہ کے بندو! علاج کراؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں پیدا کی مگر اس کی دوا بھی بنائی ہے سوائے ایک بیماری کے۔ لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: بوڑھاپا۔)

تو جیسا کہ ابن قیمؒ نے فرمایا کہ اس حدیث میں اور اسی طرح کی دوسری حدیثوں میں واضح دلیل ہے کہ نبی ﷺ نے علاج کا حکم دیا، اور یہ توکل کے منافی نہیں، جس طرح بھوک، پیاس، گرمی اور سردی وغیرہ کی تکلیف سے بچاؤ کرنا ممنوع نہیں، بلکہ حقیقتِ توحید بغیر اسباب اپنائے پوری ہی نہیں ہوسکتی جن کے مسببات کے لئے اللہ نے انھیں شرعی طور پر مقدر کیا ہے، اسے ترک کرنا توکل کے لئے معیوب ہے جس طرح امر وحکمت کے لئے قادح ہے، اور اسے کمزور کردیتی ہے جب کہ اس کا ترک کرنے والا سمجھتا ہے کہ ترک کرنا توکل کے لئے قوی تر ہے۔ (۲)

آپ ﷺ کا فرمان: "الشِّفَاءُ مِن ثلاث: شربَة عَسَل، وَشرطَة مِحجَم، وَكَية نَار، وَ أَنَا أَنهَى أُمَّتِي عَنِ الكَي بِالنَّار." (۳)

(شفا تین چیزوں میں ہے: شہد پینے میں، پچھنا لگوانے میں اور آگ سے داغنے میں، مگر میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔)

یہ نص صریح ہے جو اس بات پر دال ہے کہ شفاء کے اسباب میں سے شہد، پچھنا لگوانا اور داغنا ہے، تو جس طرح رقیہ مشروع ہے جو اللہ کے حکم سے شفاء کے اسباب میں سے ہے، اسی طرح شہد، پچھنا لگوانا، اور داغنا بھی رسول اکرم ﷺ کے فرمان کے بموجب اسباب شفاء میں سے ہیں۔

ان احادیث سے قابل اعتماد، لائق ڈاکٹروں کے پاس جانے کی مشروعیت ثابت ہوتی ہے، جنھیں قدرت ومہارت ہو، جو بیماری کی تشخیص پر معاون ہو، اور دواؤں اور نفع بخش جائز

---

(۱) امام احمد نے روایت کیا، اور علامہ البانیؒ نے صحیح ابن ماجہ میں اس کی تصحیح کی ہے۔ (۲۷۷۲)

(۲) زاد المعاد/ ابن القیم ۴/ ۱۱ (۳) بخاری۔

جڑی بوٹیوں کی بھی مشروعیت ثابت ہے۔ مگر عمومی طور پر علاج کے لئے علاج الٰہی (شرعی رقیہ) اور عصری دواؤں طبی دوائیں اور زمین کی جڑی بوٹیوں کا اجتماع افضل ہے۔(۱)

دونوں علاجوں کے مابین جمع کی مشروعیت کی دلیل نبی ﷺ کا فعل ہے جب آپ کو دوران نماز بچھو نے ڈنک مار دیا تھا تو فرمایا: "لَعَنَ اللّٰهُ العَقرَب مَا تَدَع نَبِياً وَلا غَيرَهُ." (بچھو پر اللہ کی لعنت ہو جو نہ نبی کو چھوڑتی ہے نہ کسی دوسرے کو۔)

راوی بیان کرتے ہیں: پھر آپ نے برتن منگایا جس میں پانی اور نمک تھا اور ڈنک ماری ہوئی جگہ کو پانی اور نمک میں رکھتے اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ. اللَّهُ الصَّمَدُ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ. وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُواً أَحَدٌ﴾ اور معوذتین ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ. مِن شَرِّ مَا خَلَقَ. وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ. وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ. وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ.﴾، ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ. مَلِكِ النَّاسِ. إِلَهِ النَّاسِ. مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ. الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ. مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ.﴾ پڑھتے یہاں تک کہ آرام ہو گیا۔(۲)

۸- رقیہ کا فائدہ کب ہوتا ہے؟:

اس سوال کا جواب دینا بڑا اہم ہے، کیونکہ کوئی آدمی کبھی خود اپنا رقیہ کرتا ہے یا دوسروں کا کرتا ہے، مگر متوقع اثر، یا جلد شفا نہیں پاتا، اس وقت اس کے دل میں رقیہ کی منفعت کے متعلق شک پیدا ہوتا ہے، اور معترضانہ سوال کرتا ہے: جو لوگ اس رقیہ کی منفعت کے قائل ہیں ان کی بات کہاں گئی؟ میں نے خود اپنا رقیہ کیا مگر مرض میں کوئی شفایابی نہیں دیکھی، اور نہ حالت میں کوئی تبدیلی آئی؟

اس قسم کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں

---

(۱) مَهلاً أيُهَا الرقَاة/لعلي بن محمد یاسین ص ۱۰۴

(۲) سلسلہ صحیحہ/للألبانی (۵۴۸)

ایک باریکی ہے جسے سمجھنا ضروری ہے، وہ یہ کہ قرآنی آیات، اذکار، دعائیں جن کا شفاء کے لئے رقیہ کیا جاتا ہے بلاشبہ یہ بذات خود نفع بخش اور باعث شفاء ہیں، مگر ان کی قبولیت اور اثر عمل کرنے والے کی قوت کی متقاضی ہے، تو جب بھی شفاء میں تاخیر ہو تو یہ فاعل کی تاثیر میں کمی یا منفعل کی عدم قبولیت کی وجہ سے ہوتا ہے، یا کسی اور قوی مانع کے سبب جو دوا کی کامیابی سے مانع ہوتا ہے۔ (۱)

پھر دوسری جگہ زاد المعاد میں فرمایا: رقیہ سے علاج کرنے کے لئے دو چیزیں چاہئے: ایک چیز مریض کی طرف سے دوسری چیز معالج کی طرف سے۔ مریض کی جانب سے قوت نفس اور اللہ کی طرف سچا لگاؤ ہونا چاہئے اور اس بات کا پختہ یقین کہ قرآن کریم مومنوں کے لئے باعث شفاء اور رحمت ہے، اور صحیح طریقہ سے دعا کرانا جس پر زبان و دل کا اتفاق ہو، کیونکہ رقیہ ایک قسم کی لڑائی ہے، اور لڑائی کرنے والا بغیر دو چیزوں کے کامیاب نہیں ہو سکتا:

اول: بذات خود ہتھیار عمدہ ہو۔

دوم: کلائی اور بازو طاقت ور ہو۔

جب بھی ان میں سے کوئی چیز معدوم ہوگی تو ہتھیار کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہوگا۔ پھر اگر دونوں چیزیں معدوم ہوں تو کیا ہوگا؟ جب دل توحید، توکل، تقویٰ اور اللہ کی طرف توجہ سے عاری ہو، پھر کہاں کوئی ہتھیار رہ گیا۔

اسی طرح: معالج کی جانب سے بھی دونوں چیزیں ہونی چاہئیں (قرآن وسنت) (۲)

۹- رقیہ کی شرطیں:

۱- رقیہ اللہ تعالیٰ کے کلام، یا اس کے اسماء وصفات یا ماثور دعاؤں کے ذریعہ ہو۔

۲- فصیح عربی زبان میں ہو اور ایسے کلمات سے جن کے معنی معروف ہوں۔

---

(۱) الجواب الکافی / ابن القیم ص ۳۸۔

(۲) زاد المعاد / ابن القیم ۴/ ۵۴

۳- رقیہ کرنے والا یہ اعتقاد رکھے کہ یہ بذات خود فائدہ نہیں دے سکتی بلکہ اللہ کی تقدیر سے فائدہ ہوتا ہے۔

۴- رقیہ کسی حرام یا بدعی شکل میں نہ ہو، مثلاً رقیہ باتھ روم میں یا مقبرہ میں ہو، یا رقیہ کرنے والا اس کے لئے کوئی وقت خاص کر رکھے، یا ستاروں اور سیاروں کو دیکھ کر رقیہ کرے، یا رقیہ کرنے والا اجنبی ہو، یا مریض کو جنابت کی حالت میں آنے کا حکم دے۔

۵- رقیہ کرنے والا کوئی جادوگر، کاہن یا عراف نہ ہو۔

۶- رقیہ کسی حرام عبارت یا حرام رموز واشارات پر مشتمل نہ ہو، کیونکہ اللہ نے حرام چیز میں شفاء نہیں رکھی ہے۔(۱)

۱۰- علامات اور اشکال:

اگر یہ تمام علامتیں یا ان میں سے بعض پائی جائیں، یا کوئی ایک علامت بیداری یا نیند کی حالت میں غیر فطری شکل میں رونما ہو، مثلاً: بار بار ہو، یا اس کی قوت واضح ہو تو یہ اس بات پر دلیل ہے کہ آدمی کو شرعی رقیہ اور دیگر عصری دواؤں اور نفسیاتی دوا خانوں سے مراجعہ کی ضرورت ہے۔

ان علامتوں کے ذکر کے ساتھ ایک اہم معاملہ کی طرف اشارہ ضروری ہے وہ یہ کہ ان علامات کو ذکر کر کے نفس میں کسی بیماری کا وہم اور شک پیدا کرنا مقصود نہیں جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے، بلکہ ہمارے ذکر کرنے کا دو مقصد ہے:

اول: اگر آدمی میں یہ علامات نہ پائی جائیں تو اپنے رب کی حمد وشکر کرنا چاہئے کہ اس نے بہت سی نعمتوں سے نوازا جن میں سے ان امراض سے سلامتی بھی ہے۔

دوم: اگر ان میں کوئی علامت پائی جائے اور خود اپنا یا کسی اور کا علاج کرنا چاہے تو یہ شرعی رقیہ اور قابل اعتماد رقیہ کرنے والوں سے ہونا چاہئے، نہ کہ شعبدہ بازوں، جادوگروں اور کاہنوں سے، کیونکہ ان کے پاس جانا حرام ہے، اور نعوذ باللہ یہ انسان کو شرک تک پہنچا دیتا ہے، اگر چہ وہ

---

(۱) الرّقَى عَلَى ضوءِ عقيدة أهل السّنّة وَالجماعة/ د- علي بن نفيع العلياني.

F4

جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے پاس تمام امراض کا زود اثر علاج موجود ہے، ہمیں ان سے خبر دار رہنا چاہئے اور بچنا چاہئے۔

روحانی اور نفسیاتی امراض کی علامتیں اور اشکال درج ذیل ہیں:

۱- اللہ کے ذکر اور اطاعت سے اعراض کرنا، خاص طور پر نماز سے دور رہنا۔

۲- دائمی درد سر جس کا کوئی جسمانی سبب نہ ہو۔

۳- سخت غصہ کے حالات، کہ انسان اپنے ارادہ و زبان پر کنٹرول سے باہر ہو جائے۔

۴- ذہنی انتشار۔

۵- غیر فطری طور پر کثرت نسیان۔

۶- سخت کاہلی کے ساتھ پورے جسم میں تھکاوٹ محسوس کرنا۔

۷- رات میں نیند کا اچاٹ ہو جانا، اور بآسانی نیند نہ آنا۔

۸- ہمیشہ غم و اضطراب اور تنگ دلی محسوس کرنا۔

۹- بلا سبب رونا یا ہنسنا۔

۱۰- ڈراونے خواب دیکھنا۔

۱۱- زیادہ شرمانا، اور لوگوں سے تنہائی پسند کرنا۔

۱۲- گھر میں یا اہل و عیال کے ساتھ بیٹھنے کو ناپسند کرنا، یا ان کے ساتھ سختی سے پیش آنا، اور گھریلو مشاکل کا بہت زیادہ رونما ہونا۔

۱۳- انسان کا سلبی تغیرات میں پڑنا جبکہ کامیابی اور استقرار اس کا شیوہ تھا۔

۱۴- جسم کے کسی حصہ میں کسی خاص مرض کا پیدا ہونا جس میں ماڈرن دوائیں یا نفسیاتی علاج کارگر نہ ہو رہے ہوں، جیسے کینسر، جسم کی اینٹھن، زکام، الرجک وغیرہ (۱)

---

(۱) دیکھئے: دليل المعالجين بالقرآن الكريم/ الرياض محمد سماحة ص ١٤

۱۱- آپ خود اپنے معالج ہیں:

میرے پیارے بھائی! اگر آپ اپنی زندگی میں رقیہ کی منفعت کے قائل ہیں، تو آپ کو کسی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں، کہ وہ آپ کو رقیہ کرے، بلکہ آپ بذات خود اپنا رقیہ کر سکتے ہیں، اور یہ کئی ناحیہ سے افضل ہے:

اول:- اللہ تعالیٰ پر توکل کا اعلیٰ درجہ یہی ہے کہ آپ شفاء اور صحت و عافیت صرف اللہ سے طلب کریں، کیونکہ یہ دعا کی ایک قسم ہے۔

دوم:- انسان کا اپنا رقیہ خود کرنا اخلاص کا زیادہ باعث ہے، اور اللہ کی طرف التجاء و تضرع اس میں زیادہ پائی جاتی ہے، اسی لئے اس میں نفع زیادہ ہوتا ہے اور اللہ کے حکم سے شفاء جلد ملتی ہے۔

سوم:- یہ رات و دن میں ہر وقت آپ کے پاس موجود ہوتا ہے، جبکہ دوسرے رقیہ کرنے والوں کا خاص وقت ہوتا ہے، اور ان کے پاس آنے جانے میں دلی تنگی محسوس ہوتی ہے اور مال و وقت کی بربادی الگ سے ہوتی ہے۔

ہاں البتہ وہ شخص جس کی کوئی خاص حالت ہو یا کسی مرض سے وہ عاجز آ چکا ہو تو اسے کسی قابل اعتماد رقیہ کرنے والے کے پاس جانا چاہئے، تا کہ بحکم خدا مرض سے شفایابی میں اس کی مدد کر سکے۔

۱۲- رقیہ (جھاڑ پھونک):

یہاں کچھ قرآنی آیات اور مسنون دعائیں بطور اختصار ذکر کی جاتی ہیں جو مصیبت یا مرض کے وقوع پذیر ہونے پر ازالہ اور علاج کے لئے پڑھی جاتی ہیں، اسی کے ساتھ مذکورہ مصیبت آنے سے پہلے نفس کی حفاظت کے لئے مختلف اعمال اور اذکار کا پابند بھی ہونا چاہئے، جو شخص کسی خاص مرض کے علاج کے لئے مزید معلومات چاہے تو اسے رقیہ کی معتمد کتابوں کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

اول: قرآنی آیات:

۱- ﴿ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴿۱﴾ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ﴿۴﴾ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ﴿۵﴾ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ﴿۷﴾. ﴾ الفاتحة: ۱-۷

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا، بدلے کے دن کا مالک ہے، ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں، ہمیں سیدھی راہ دکھا، ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔)

۲- ﴿ الٓمّٓ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۲﴾ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَيُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ﴿۳﴾ وَالَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَا اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَا اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ وَبِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۵﴾ ﴾ البقرة: ۱-۵

(الم، اس کتاب کے اللہ کی کتاب ہونے میں کوئی شک نہیں، پرہیزگاروں کو راہ دکھانے والی ہے، جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں، اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا، اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں، یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں۔)

۳- ﴿ وَاتَّبَعُوۡا مَا تَتۡلُوۡا الشَّيٰطِيۡنُ عَلٰى مُلۡكِ سُلَيۡمٰنَ وَمَا كَفَرَ سُلَيۡمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيۡنَ كَفَرُوۡا يُعَلِّمُوۡنَ النَّاسَ السِّحۡرَ وَمَا اُنۡزِلَ

عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُم بِضَآرِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴾ البقرة: ١٠٢

(اور اس چیز کے پیچھے لگ گئے جسے شیاطین حضرت سلیمان کی حکومت میں پڑھتے تھے، سلیمان نے تو کفر نہ کیا تھا، بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا، اور وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے، اور بابل میں ہاروت وماروت دو فرشتوں پر جو اتارا گیا تھا، وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کر، پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے وہ خاوند و بیوی میں جدائی ڈال دیں اور دراصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے، یہ لوگ وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچائے اور نفع نہ پہنچا سکے، اور وہ بالیقین جانتے ہیں کہ اس کے لینے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اور وہ بدترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں، کاش کہ یہ جانتے ہوتے۔)

۴- ﴿...... فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴾ البقرة: ۱۳۷

(اللہ تعالیٰ ان سے عنقریب آپ کی کفایت کرے گا اور وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے۔)

۵- ﴿اللّٰهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴾ البقرة: ٢٥٥

(اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے، جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے

جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا اور نہ اکتاتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔)

۲- ﴿ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِن تُبْدُوا مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٨٤﴾ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٢٨٦﴾ ﴾ البقرۃ: ۲۸۴-۲۸۶

(آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہے۔ تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے تم ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ تعالیٰ اس کا حساب تم سے لے گا۔ پھر جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے سزا دے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتری اور مومن بھی ایمان لائے، یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے، انھوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب! اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، جو نیکی وہ کرے وہ اس کے لئے اور جو برائی وہ کرے وہ اس پر ہے، اے

ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما! اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر! تو ہی ہمارا مالک ہے، ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔)

۷-﴿الٓمٓ ﴿١﴾ اللّٰهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ﴿٢﴾ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ ﴿٣﴾ مِن قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَأَنزَلَ الْفُرْقَانَ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ﴿٤﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ﴿٥﴾.﴾ آل عمران: ۱-۵

(الم، اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو زندہ اور سب کا نگہبان ہے، جس نے آپ پر حق کے ساتھ اس کتاب کو نازل فرمایا ہے جو اپنے سے پہلے کی تصدیق کرنے والی ہے، اسی نے اس سے پہلے تورات اور انجیل کو اتارا تھا، اس سے پہلے، لوگوں کو ہدایت کرنے والی بنا کر، اور قرآن بھی اسی نے اتارا، جو لوگ اللہ کی آیتوں سے کفر کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ غالب ہے، بدلہ لینے والا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ پر زمین و آسمان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔)

۸-﴿وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ.﴾ آل عمران: ۸۵۔

(جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔)

۹- ﴿الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ﴿١٧٣﴾ فَانقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ

عَظِيم. ﴾ آل عمران: ١٧٣-١٧٤۔

(وہ لوگ کہ جب ان سے لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمہارے مقابلے پر لشکر جمع کر لئے ہیں، تم ان سے خوف کھاؤ تو اس بات نے انھیں ایمان میں اور بڑھا دیا اور کہنے لگے ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔ (نتیجہ یہ ہوا کہ) اللہ کی نعمت وفضل کے ساتھ یہ لوٹے، انھیں کوئی برائی نہ پہنچی، انھوں نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی پیروی کی، اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔)

۱۰-﴿وَإِن يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلاَ كَاشِفَ لَهُ إِلاَّ هُوَ وَإِن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.﴾ الأنعام: ١٧۔

(اور اگر تجھ کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا دور کرنے والا سوا اللہ کے اور کوئی نہیں، اور اگر تجھ کو اللہ تعالیٰ کوئی نفع پہنچائے تو وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔)

۱۱-﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلاَ لَهُ الْخَلْقُ وَالأَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٥٤﴾ ادْعُواْ رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٥٥﴾ وَلاَ تُفْسِدُواْ فِي الأَرْضِ بَعْدَ إِصْلاَحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾.﴾ الأعراف: ٥٤-٥٦۔

(بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا ہے، پھر عرش پر قائم ہوا۔ وہ شب سے دن کو ایسے طور پر چھپا دیتا ہے کہ وہ شب اس دن کو جلدی سے آلیتی ہے اور سورج اور چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے طور پر کہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں۔ یاد رکھو اللہ ہی کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا، بڑی خوبیوں سے بھرا ہوا ہے اللہ جو تمام عالم کا پروردگار ہے، تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو گڑگڑا کے بھی اور چپکے چپکے بھی۔ واقعی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں۔ اور دنیا میں اس کے بعد کہ اس کی درستی کر دی گئی ہے، فساد مت پھیلاؤ اور تم اللہ کی عبادت کرو اس سے ڈرتے ہوئے اور امیدوار

رہتے ہوئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے۔)

۱۲- ﴿وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ. فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ. فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانقَلَبُوا صَاغِرِينَ﴾ الأعراف: ۱۱۷-۱۱۹۔

(اور ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ اپنا عصا ڈال دیجئے! سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے ان کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کیا۔ پس حق ظاہر ہوگیا اور انھوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا۔ پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہوکر پھرے۔)

۱۳- ﴿وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُم مُّوسَى أَلْقُوا مَا أَنتُم مُّلْقُونَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَى مَا جِئْتُم بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿۸۱﴾ وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ﴿۸۲﴾﴾ یونس: ۷۹-۸۲

(اور فرعون نے کہا کہ میرے پاس تمام ماہر جادوگروں کو حاضر کرو، پھر جب جادوگر آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ ڈالو جو کچھ تم ڈالنے والے ہو، سو جب انھوں نے ڈالا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے۔ یقینی بات ہے کہ اللہ اس کو ابھی درہم برہم کئے دیتا ہے، اللہ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا، اور اللہ تعالیٰ حق کو اپنے فرمان سے ثابت کر دیتا ہے گو مجرم کیسا ہی ناگوار سمجھیں۔)

۱۴- ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا.﴾ الاسراء: ۸۲

(یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لئے تو سراسر شفاء اور رحمت ہے، ہاں ظالموں کو بجز نقصان کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔)

۱۵- ﴿وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا

بِاللَّهِ إِن تُرَنِ أَنَا أَقَلَّ مِنكَ مَالاً وَوَلَداً.﴾ الکھف: ۳۹

(تو نے اپنے باغ میں جاتے وقت کیوں نہ کہا کہ اللہ کا چاہا ہونے والا ہے، کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے، اگر تو مجھے مال اور اولاد میں اپنے سے کم دیکھ رہا ہے۔)

۱۶-﴿ قَالُوا يَا مُوسَى إِمَّا أَن تُلْقِيَ وَإِمَّا أَن نَّكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ أَلْقُوا فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى ﴿٦٦﴾ فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُّوسَى ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ الْأَعْلَى ﴿٦٨﴾ وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى ﴿٦٩﴾.﴾ طٰہٰ ۶۵-۶۹۔

(کہنے لگے کہ اے موسیٰ! یا تو تو پہلے ڈال یا ہم پہلے ڈالنے والے بن جائیں، جواب دیا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالو، اب تو موسیٰ کو یہ خیال گزرنے لگا کہ ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے زور سے دوڑ بھاگ رہی ہیں۔ پس موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دل ہی میں ڈر محسوس کیا، ہم نے فرمایا کچھ خوف نہ کر یقیناً تو ہی غالب اور برتر رہے گا، اور تیرے دائیں ہاتھ میں جو ہے اسے ڈال دے کہ ان کی تمام کاریگری کو وہ نگل جائے، انھوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادوگروں کے کرتب ہیں اور جادوگر کہیں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا۔)

۱۷-﴿أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثاً وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿١١٥﴾ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ﴿١١٦﴾ وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿١١٧﴾ وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ﴿١١٨﴾.﴾ المؤمنون: ۱۱۵-۱۱۸۔

(کیا تم یہ گمان کیے ہوئے ہو کہ ہم نے تمھیں یوں ہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ ہے وہ بڑی بلندی والا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی بزرگ عرش کا مالک ہے۔ جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس

کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں، پس اس کا حساب تو اس کے رب کے اوپر ہی ہے، بیشک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں۔ اور کہو کہ اے میرے رب! تو بخش دے اور رحم کر اور تو سب مہربانوں سے بہتر مہربانی کرنے والا ہے۔)

۱۸- ﴿يٰسٓ ۝ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ۝ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ تَنزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۝ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ ۝ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُونَ ۝ وَجَعَلْنَا مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۝﴾ [یٰس: ۱-۹]

(یٰسین، قسم ہے قرآن باحکمت کی، کہ بے شک آپ پیغمبروں میں سے ہیں، سیدھے راستے پر ہیں، یہ قرآن اللہ زبردست مہربان کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، تاکہ آپ ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے تھے، سو یہ غافل ہیں، ان میں سے اکثر لوگوں پر بات ثابت ہو چکی ہے سو یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے، ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیے ہیں پھر وہ ٹھوڑیوں تک ہیں جس سے ان کے سر اوپر کو الٹ گئے ہیں، اور ہم نے ایک آڑ ان کے سامنے کر دی اور ایک آڑ ان کے پیچھے کر دی، جس سے ہم نے ان کو ڈھانک دیا سو وہ نہیں دیکھ سکتے۔)

۱۹- ﴿وَالصَّافَّاتِ صَفًّا ۝ فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا ۝ فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا ۝ إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَّبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّن كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۝ لَّا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ۝ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝﴾ [الصافات: ۱-۱۰]

(قسم ہے صف باندھنے والے فرشتوں کی، پھر پوری طرح ڈانٹنے والوں کی، پھر ذکر اللہ کی تلاوت کرنے والوں کی، یقیناً تم سب کا معبود ایک ہی ہے، آسمانوں اور زمین اوران کے درمیان کی تمام چیزوں اور مشرقوں کا رب وہی ہے، ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے آراستہ کیا، اور حفاظت کی سرکش شیطان سے، عالم بالا کے فرشتوں کی باتوں کو سننے کے لئے وہ کان بھی نہیں لگا سکتے، بلکہ ہر طرف سے وہ مارے جاتے ہیں، بھگانے کے لئے اوران کے لئے دائمی عذاب ہے، مگر جو کوئی ایک آدھ بات اچک لے بھاگے تو فوراً ہی اس کے پیچھے دہکتا ہوا شعلہ لگ جاتا ہے۔)

۲۰-﴿حم ﴿١﴾ تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٢﴾ غَافِرِ الذَّنبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ.﴾ الغافر: ۱-۳۔

(حم، اس کتاب کا نازل فرمانا اس اللہ کی طرف سے ہے جو غالب اور دانا ہے، گناہ کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول فرمانے والا سخت عذاب والا انعام وقدرت والا، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف واپس لوٹنا ہے۔)

۲۱-﴿وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَراً مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَى قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ ﴿٢٩﴾ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَاباً أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَى مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَى طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٣٠﴾ يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣١﴾ وَمَن لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِن دُونِهِ أَولِيَاء أُوْلَئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٣٢﴾.﴾ الأحقاف: ۲۹-۳۲۔

(اور یاد کرو جبکہ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تیری طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں، پس جب نبی کے پاس پہنچ گئے تو ایک دوسرے سے کہنے لگے خاموش ہو جاؤ، پھر جب پڑھ کر ہو گیا تو

اپنی قوم کو خبردار کرنے کے لئے واپس لوٹ گئے۔ کہنے لگے اے ہماری قوم! ہم نے یقیناً وہ کتاب سنی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو سچے دین کی اور راہ راست کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اے ہماری قوم! اللہ کے بلانے والے کا کہنا مانو، اس پر ایمان لاؤ تو اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں المناک عذاب سے پناہ دے گا۔ اور جو شخص اللہ کے بلانے والے کا کہنا نہ مانے گا پس وہ زمین میں کہیں بھاگ کر اللہ کو عاجز نہیں کرسکتا، نہ اللہ کے سوا اور کوئی اس کے مددگار رہوں گے، یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔)

۲۲-﴿ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانفُذُوا لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ﴿٣٣﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٤﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّن نَّارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنتَصِرَانِ ﴿٣٥﴾. ﴾ الرحمن: ۳۳-۳۵۔

(اے انسان و جنات کی گروہ! اگر تم میں آسمانوں اور زمین کے کناروں سے باہر نکل جانے کی طاقت ہے تو نکل بھاگو! بغیر غلبہ اور طاقت کے تم نہیں نکل سکتے، پھر اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑا جائے گا پھر تم مقابلہ نہ کرسکو گے۔)

۲۳-﴿لَوْ أَنزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعاً مُّتَصَدِّعاً مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ. ﴿٢٤﴾﴾

الحشر: ۲۱-۲۴۔

(اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو تو دیکھتا کہ خوفِ الٰہی سے وہ پست ہو کر ٹکڑے

ٹکڑے ہو جاتا۔ ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سب عیبوں سے صاف، امن دینے والا، نگہبان، غالب زور آور، اور بڑائی والا، پاک ہے اللہ ان چیزوں سے جنھیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں۔ وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا، وجود بخشنے والا، صورت بنانے والا، اسی کے لئے نہایت اچھے نام ہیں، ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو خواہ زمین میں ہو اس کی پاکی بیان کرتی ہے، اور وہی غالب حکمت والا ہے۔)

۲۴-﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ۝ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقاً مَّا تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِن تَفَاوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَى مِن فُطُورٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِأً وَهُوَ حَسِيرٌ ۝﴾

الملك: ١-٤۔

(بہت بابرکت ہے وہ اللہ جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے، اور جو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، جس نے موت اور حیات کو اس لئے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھا کام کون کرتا ہے، اور وہ غالب اور بخشنے والا ہے، جس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے، تو رحمٰن کی پیدائش میں کوئی بے ضابطگی نہ دیکھے گا، دوبارہ نظریں ڈال کر دیکھ لے کیا کوئی شگاف بھی نظر آرہا ہے۔ پھر دوہرا کر دو دو بار دیکھ لے تیری نگاہ تیری طرف ذلیل و عاجز ہو کر تھکی ہوئی لوٹ آئے گی۔)

۲۵-﴿وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ۝ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۝﴾

القلم: ٥١-٥٢۔

(اور قریب ہے کہ کافر اپنی تیز نگاہوں سے آپ کو پھسلا دیں، جب کبھی قرآن سنتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں یہ تو ضرور دیوانہ ہے، درحقیقت یہ قرآن تو تمام جہان والوں کے لئے سراسر

نصیحت ہی ہے۔)

۲۶-﴿قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآناً عَجَباً ﴿١﴾ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَداً ﴿٢﴾ وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَداً ﴿٣﴾ وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطاً ﴿٤﴾ وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن تَقُولَ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِباً ﴿٥﴾ وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقاً ﴿٦﴾ وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَداً ﴿٧﴾ وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَساً شَدِيداً وَشُهُباً ﴿٨﴾ وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَن يَسْتَمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَاباً رَّصَداً ﴿٩﴾﴾ الجن: ۱-۹۔

(اے محمد ﷺ آپ کہہ دیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن سنا اور کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے، جو راہ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے، ہم اس پر ایمان لا چکے، اب ہرگز کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے، اور بیشک ہمارے رب کی شان بڑی بلند ہے نہ اس نے کسی کو اپنی بیوی بنایا ہے نہ بیٹا اور یہ کہ ہم میں کا بیوقوف اللہ کے بارے خلاف حق باتیں کہا کرتا تھا، اور ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ ناممکن ہے کہ انسان اور جنات اللہ پر جھوٹی باتیں لگائیں۔ بات یہ ہے کہ چند انسان بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے، اور انسانوں نے بھی تم جنوں کی طرح گمان کر لیا تھا کہ اللہ کسی کو نہ بھیجے گا یا کسی کو دوبارہ زندہ کرے گا، اور ہم نے آسمان کو ٹٹول کر دیکھا تو اسے سخت چوکیداروں اور سخت شعلوں سے پُر پایا، اس سے پہلے ہم باتیں سننے کے لئے آسمان میں جگہ جگہ بیٹھ جایا کرتے تھے، اب جو بھی کان لگاتا ہے وہ ایک شعلے کو اپنی تاک میں پاتا ہے۔)

۲۷-﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴿١﴾ اللَّهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُواً أَحَدٌ ﴿٤﴾﴾ الاخلاص: ۱-۴۔

(آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے، اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔)

۲۸-﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝﴾ الفلق: ۱-۵۔

(آپ کہہ دیجئے! کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے، اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے، اور گرہ لگا کر ان میں پھونکنے والیوں کے شر سے بھی، اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔)

۲۹-﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَٰهِ النَّاسِ ۝ مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝﴾ الناس: ۱-۶۔

(آپ کہہ دیجئے! کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں، لوگوں کے مالک کی اور لوگوں کے معبود کی پناہ میں، وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، خواہ وہ جن میں سے ہو یا انسان میں سے۔)

دوم: احادیث نبویہ سے رقیہ

یہ وہ دعائیں، اور رقیہ ہیں جن کے ذریعہ آدمی جادو، نظر بد، اور شیطانی آسیب یا دیگر امراض سے خود اپنا یا کسی دوسرے کا رقیہ کر سکتا ہے، یہ اللہ کے حکم سے جامع اور نفع بخش رقیہ ہیں۔(۱)

۱-"بِسمِ اللّٰهِ أرقِيكَ(۲)، مِن كُلِّ شَيءٍ يُؤذِيكَ، مِن شَرِّ كُلِّ نَفسٍ أو عَينٍ حَاسِدٍ، اللّٰهُ يَشفِيكَ، بِسمِ اللّٰهِ أرقِيكَ."(۳)

---

(۱) العلاج بالرقى من الكتاب والسنة/للشيخ سعيد القحطاني ص ۹۴

(۲) قاری اپنا رقیہ کرے تو متکلم کا صیغہ استعمال کرے اور کہے: (أرقي نفسي - اللّٰه يشفيني)۔ (۳) مسلم۔

(اللہ کے نام سے میں آپ کو رقیہ کرتا ہوں، ہر چیز سے جو آپ کو تکلیف دے، ہر نفس کے شر اور حسد کرنے والی نگاہ سے اللہ آپ کو شفا دے، اللہ کے نام سے میں آپ کو رقیہ کرتا ہوں۔)

۲-"أَسأل اللّٰهَ العَظِيم رَبّ العَرشِ العَظِيم أَن يَشفِيکَ" سات بار۔(۱)

(میں اللہ عظیم، عرش کے مالک سے سوال کرتا ہوں کہ آپ کو شفا دے۔)

۳-مریض جسم میں درد کی جگہ پر ہاتھ رکھے اور بسم اللہ تین بار کہے، پھر یہ دعا کہے:

"أَعُوذُ بِعِزّةِ اللّٰهِ وَقُدرَتِه مِن شَرّ مَا أَجِدُ وَ أُحَاذِرُ" سات بار۔(۲)

(میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے غلبہ اور اس کی قدرت کے ہر اس تکلیف سے جسے میں پاتا ہوں اور اس سے بچنا چاہتا ہوں۔)

۴-"اللّٰهُمّ رَبّ النَاس أذهب البَأس، اشفه أَنتَ الشّافِي لاشِفَاء إلا شِفَاؤکَ، شِفَاء لا يُغَادر سُقماً."(۳)

(اے اللہ! لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور کر اسے شفا بخش تو ہی شفا دینے والا ہے، نہیں ہے شفا مگر تیری ہی طرف سے، ایسی شفا کہ کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے۔)

۵-"أَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامة مِن کُلّ شَيطَان هَامَة وَمِن کُلّ عَينٍ لامة."(۴)

(ہر وسوسہ ڈالنے والے شیطان اور ہر ملامت کرنے والی نگاہ سے اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں۔)

۶- "أَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التّامّاتِ الّتِي لا يُجَاوِزُ هُنّ بَر وَلا فَاجِر، مِن شَرّ مَا خَلَق، بَرأورأ، وَمِن شَرّ مَا ينزِل مِنَ السّمَاء، وَمِن شَر مَا يَعرُجُ فِيهَا، مِن شَرّ مَا ذَرأَ فِي الأَرضِ، وَمِن شَرّمَا يَخرُج

(۱)ترمذی ۲/۴۱۰، صحیح الجامع ۵/۱۸۰ (۲)احمد

(۳)مسلم۔ (۴)بخاری۔

مِنهَا، وَمِن شَرّ فِتَن اللّيلِ وَالنّهار، وَمِن شَرّ كُلّ طَارِق إلا طَارِقاً يَطرقُ بِخَيرٍ يَا رَحمَن."(۱)

(اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں جن سے کوئی نیک اور فاجر نکل نہیں سکتا، ان چیزوں کے شر سے جنھیں پیدا کیا، پیدا کیا اور پھیلایا، اور اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترے اور اس چیز کے شر سے جو اس میں داخل ہو، اس شر سے جو زمین میں پھیلی، اور اس شر سے جو زمین سے نکلے، رات و دن کے فتنوں کے شر سے، اور ہر کھٹکھٹانے والے کے شر سے مگر جو بھلائی کی پکار لگائے، اے رحمٰن!)

۷-" اللّهُمّ رَبّ السّمَاواتِ السّبع وَرَبّ العَرشِ العَظِيم، رَبّنَا وَرَبّ كُلّ شَيء فَالِقَ الحَبّ وَالنّوَى، وَمُنَزّل التّورَاة وَالإنجيل وَالقُرآن، أَعُوذُبكَ مِن شَرّ كُلّ شَيء أَنتَ آخِذٌ بنَا صِيَتِه، أَنتَ الأَوّل فَلَيسَ قَبلَكَ شَيء، وَأَنتَ الآخِرُ فَلَيس بَعدَكَ شَيء، وَأَنت الظّاهِرُ فَلَيسَ فَوقَكَ شَيء، وَأَنتَ البَاطِنُ فَلَيسَ دُونَكَ شَيءٌ."(۲)

(اے اللہ! ساتوں آسمان اور عرش عظیم کے مالک، ہمارے اور ہر چیز کے رب، دانہ اور گٹھلی کے پھاڑنے والے، انجیل، توریت اور قرآن کے نازل کرنے والے، میں ہر چیز کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں تو اس کی پیشانی کو پکڑنے والا ہے، تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں، تو آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں، تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں، تو باطن ہے تیرے نیچے کوئی چیز نہیں۔)

۷-"اللّهُمّ ذو السّلطَان العَظِيم، وَالمَنَّ القَدِيم، ذُو الوَجهِ الكَرِيم، وَلِيّ الكَلِمَات التّامّاتِ، وَالدَّعوَات المُستَجَابَات، اللّهُمّ اشفِنِي مِن أَنفُس الجِنّ وَأَعين الإنس.".

(اے اللہ! عظیم سلطنت والے، احسان کرنے والے، کریم چہرہ والے، کلمات تامہ اور مستجاب دعاؤں کے مالک، الٰہی! ہم کو جنوں کے وسوسوں اور انسانوں کی نظر بد سے شفا دے۔)

(۱) اسے امام احمد نے صحیح سند سے روایت کیا ہے۔ (۲) مسلم۔

۱۳- ملاحظات وتنبیہات

پیارے بھائی:

کچھ چیزوں کے بارے میں بطور نصیحت خبردار کردینا مناسب ہے، جو درج ذیل ہیں:

۱- اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا اور اپنا معاملہ اسے سونپ دینا، اور شفاء کے لئے بکثرت دعا و گریہ وزاری کرنا، کیونکہ رقیہ صرف ایک سبب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس لئے کیا ہے تاکہ اپنے بندوں کو دکھائے کہ وہی مدبر اور ہر چیز پر قادر ہے۔

۲- یہ رقیہ انتہائی خاکساری، غور وفکر اور محبت سے پڑھو، اس کے لئے وضو کرنا اور دعاؤں کے آداب بجالانا مستحب ہے۔

۳- پڑھتے وقت بعض آیتوں کا تکرار بہتر ہے، مثلاً سورہ فاتحہ، آیۃ الکرسی، سورہ اخلاص، معوذتین، اور اسی طرح کی دیگر آیات و دعائیں۔ ساتھ ہی سینے یا تکلیف کی جگہ پر پھونکتے جائیں، اگر آدمی آیت کا ہر ٹکڑا یا دعا پڑھنے کے بعد دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے پھونکے اور جہاں تک ہو سکے اپنے پورے جسم پر ہاتھ پھیرے تو اس کا نفع اور تاثیر زیادہ قوی ہے۔

۴- رقیہ پر روز عمل کرے یا کم از کم ہر دو دن، یا تین دن بعد مداومت کرے، اور شفاء کے لئے جلدی نہ کرے۔

۵- اگر آپ کسی بیماری سے دوچار ہیں اور رقیہ کی سخت ضرورت محسوس کرتے ہیں، لیکن آپ اس میں اپنے اندر بے رغبتی، کراہیت اور عدم میلان محسوس کرتے ہیں تو سمجھ جائیے کہ یہ شیطان کی وجہ سے ہے، وہ چاہتا ہے کہ آپ کو آپ کی زندگی اور ذات میں تکلیف پہنچائے اور آپ کے جسم کو بیمار کردے، آپ کو بھلائی، اور اللہ کے ذکر واطاعت سے لمبے ممکنہ عرصہ تک روک دے! لہٰذا اس چالبازی سے خبردار رہئے۔

۶- کتاب وسنت کی اتباع کیجئے اور بدعت سے بچئے، رقیہ میں بہت زیادہ توسع سے اجتناب کیجئے، نبی ﷺ سے ثابت شدہ رقیہ اور دعاؤں پر اکتفا بہتر ہے، اسی میں خیر و برکت

ہے، اس میں اضافہ یا شعبدہ بازوں اور جادوگروں کے بتائے ہوئے اعمال اور طریقوں سے اجتناب کیجئے۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

۷- یہ بہترین تحفہ ہے جسے آپ پہلے اپنی، اپنے اہل وعیال یا اپنے عزیزوں کی حفاظت اور علاج وشفاء کے حصول کے لئے کریں، خاص طور پر جب آپ کسی کے رویہ، یا صحت ونفسیات میں اچانک تبدیلی دیکھیں۔

۸- اس رقیہ کی منفعت کی تکمیل کے لئے اگر مسلمان مرد یا عورت روز مکمل سورہ بقرۃ ایک ہی بیٹھک میں پڑھے تو شیطانی وسوسوں سے نفس کی حفاظت میں اس کا بڑا فائدہ ہے، اسی طرح غموں کا ازالہ ہوتا ہے، اور کسی بھی نازل شدہ نفسیاتی یا جسمانی بیماری سے جلد شفایابی ہوتی ہے۔

آخر میں..........

یہ چند گزارشات ہیں جن کے لکھنے کا مقصد نفسیات وجسمانی صحت کے راستوں کی رہنمائی ہے، اس امید کے ساتھ کہ آپ دنیا میں دلی سعادت واطمینان کے ساتھ زندگی گزاریں، اور پھر اللہ کے حکم سے دائمی سعادت کی طرف منتقل ہوں، اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمان و زمین کے برابر ہے جو متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

شرعی رقیہ کی منفعت کے متعلق بعض واقعات

کتاب کے اس نئے ایڈیشن میں ہم بعض ایسے واقعات ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہیں جسے صاحب واقعہ نے خود اپنے متعلق لکھ کر ارسال کیا ہے، یا اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کے حالات کا مشاہدہ کیا ہے، اس سے بہت سی بیماریوں میں شرعی رقیہ کی منفعت ثابت ہوتی ہے......
اس کتاب سے متعلق کئے گئے سوال کی بنا پر لوگوں نے ہزاروں واقعات ذکر کئے جنھیں پیش کرنے کے لئے ایک الگ سے تالیف کی ضرورت ہوگی، مگر اپنی تنگ دامانی کی وجہ سے، ان میں سے کچھ تھوڑا سا حصہ بطور نمونہ مختصراً ذکر کیا ہے، انھیں پیش کرنے سے پہلے بعض اہم نقاط کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

اول: - یہ حقیقی واقعات ہم اس شخص کے لئے پیش کررہے ہیں جو اس بات کا قائل ہو کہ معروف امراض مثلاً: جادو، آسیب اور نظر بد وغیرہ کے علاوہ کچھ دیگر امراض بھی ہوتے ہیں، اور جو قرآن کی تاثیر اور تمام امراض سے شفاء میں اس کی منفعت پر ایمان رکھتا ہو، جیسا کہ ارشاد باری ہے: ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ القُرآنِ مَاهُو شِفَاء وَرَحمَةٌ.﴾

(یہ قرآن جو ہم نازل کررہے ہیں سراسر شفاء اور رحمت ہے۔)

اور جو دعا کی برکت، اللہ کی طرف انابت نیز اس کی قدرت کی تصدیق کرتا ہو ﴿أَمَّــــن يُجِيبُ المُضطَرّ إِذَا دَعَاهُ.﴾

اور جس شخص کا عقیدہ یہ ہو کہ یہ بیماریاں صرف اوہام اور وساوس ہیں، ان کی کوئی حقیقت نہیں!! ڈاکٹروں کی ثابت کی ہوئی جسمانی بیماریوں سے شفاء میں اس کی منفعت کا منکر ہو!! اور مکمل شفاء صرف ڈاکٹروں، آپریشنوں، اور لیبوریٹریوں اور تحقیقات کے ذریعہ ہی سمجھتا ہو!! تو ہم ایسے شخص سے کہیں گے کہ ان واقعات کی تصدیق اور عدم تصدیق میں تمہیں مکمل آزادی ہے۔

دوم: - جس طرح ہم ان روحانی، اور نفسیاتی امراض کے وجود پر زور دیتے ہیں، اور یہ کہ

آج ان میں سے اکثر بیماریاں لوگوں میں پائی جاتی ہیں اور لوگ ان سے شفایابی کے لئے شرعی رقیہ کے سخت ضرورت مند ہیں، اسی طرح ہم ان کی تاثیر بیان کرنے میں مبالغہ سے بھی کام نہیں لیتے۔ اور جو بیماری بھی کسی کو لاحق ہو اس کو اسی قبیل سے سمجھے، بہر حال دونوں دواؤں کا اکٹھا استعمال ہی عدل وانصاف ہے۔

سوم:- کوئی ضروری نہیں کہ ان امراض سے شفاء اول رقیہ ہی میں مل جائے، یا دوسری یا دسویں یا سو بار میں حاصل ہو جائے، اور اگر اس کا جلد نتیجہ برآمد نہ ہو تو سمجھیں کہ یہ غیر مفید ہے، یہ گمان غلط ہے، کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ بعض مریض تین سال، پانچ سال اور پندرہ سالوں تک رقیہ کرتے رہے، اور آخر میں اللہ کے فضل سے بہترین نتیجہ برآمد ہوا، کیونکہ شفاء اللہ کے ہاتھ میں ہے، اسی وقت اور اسی طریقہ پر نازل فرماتا ہے جس طرح چاہتا ہے، اسی لئے ہمیں صبر اور ثبات قدمی سے کام لینا چاہئے اور رقیہ سے علاج کے وقت اس کی منفعت میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ جس طرح وہ مریض سالوں سال صبر کرتے اسپتالوں اور پرائیویٹ ڈسپنسریوں میں علاج کرانے میں حد سے زیادہ مال خرچ کرتے ہیں، اور اندرون ملک و بیرون ممالک کا سفر کرتے ہیں۔

چہارم:- گذشتہ صفحات میں تمام امراض میں رقیہ کی منفعت کے متعلق جو باتیں ہم نے ذکر کی ہیں ان واقعات سے ان کی تصدیق ہوتی ہے، ہم نے دیکھا کہ بیماریاں نفسیاتی ہیں، روحانی، دائمی، جسمانی، یا بظاہر جسمانی اور چمڑے وغیرہ کی ہوتی ہیں اور ان تمام امراض میں الحمد للہ رقیہ کارگر ہے۔ (بعض مثالیں عنقریب آئیں گی۔)

اس سے تمام لوگوں کے فری علاج الٰہی سے مستفید ہونے کی تشجیع ہوتی ہے، اور اللہ ہی کے لئے تعریف ہے کہ اس نے اس میں تمام امراض کے لئے علاج بنایا، اطباء کتنا بھی ثابت کریں کہ یہ جسمانی امراض ہیں، اس سے شفاء کے لئے رقیہ کا کوئی دخل نہیں، یا خود آپ کے دل میں اس قسم کی بات آئے یا کسی اور ڈھنگ سے آپ سے کہی جائے۔

پنجم:- شرعی رقیہ سے بہترین اور افضل نتیجہ برآمد ہو اس کے لئے مسلمان مرد وعورت پر

ضروری ہے کہ حفاظتی اسباب اور شروع کتاب میں ذکر کردہ محافظت کے طریقوں کا خیال رکھیں، کیونکہ یہ بات آدمی کے لئے مناسب نہیں کہ ایک طرف تو اپنا علاج کرے اور دوسری طرف سے اسے بیمار کرے، خصوصی طور سے اس وقت جب کہ واجبات کی ادائیگی ترک کئے ہوئے ہو، اور بعض معاصی کا مرتکب ہو، اور بہت سی اطاعتوں میں کوتاہ ہو۔ مسلمانوں کو یہ باتیں پیش نظر رکھنی چاہئیں۔

ششم:۔مسلمان پر ضروری ہے کہ علاج کرتے ہوئے تمام امراض اور ان کی تکلیفوں پر صبر کرے، اللہ سے اجر وثواب کی امید رکھے، یہی نیت اس کی ہمیشہ ہمیش رہے۔ اور نظر سے اوجھل نہ ہونے دئے، کیونکہ حدیث میں ہے:"مَا يُصِيبُ الْمُسلِم مِن نَصَبٍ وَلا وَصَبٍ، وَلا هَمّ وَلا حُزنٍ، وَلا أَذى وَلا غم، حَتّى الشّوكة يشاكها، إلاَّ كَفّرَ اللّٰهُ بِهَا مِن خَطَايَاه."

(جب بھی کسی مسلمان کو کوئی تکلیف، مشقت، غم وملال لاحق ہوتا ہے، یہاں تک کہ اگر کانٹا بھی اسے چبھتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔)

اسی طرح اس دعا کی تکرار بھی نہیں بھولنا چاہئے:"إنّا لِلّٰهِ وَ إنّا إلَيهِ رَاجِعُون، اللّٰهُمّ أجرنِي فِي مُصِيبَتِي وَاخلف لِي خَيراً مِنهَا."

(ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اس کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں، الٰہی! ہمیں اس مصیبت میں اجر عطا کر اور اس کا نعم البدل عطا فرما۔)

مومن اگر سچے دل اور اخلاص کے ساتھ یہ دعا پڑھے تو اللہ اسے اس کی مصیبت کے عوض بہتری عطا فرماتا ہے، جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔

قارئین کرام! اب آپ کی خدمت میں ان حقیقی واقعات کے کچھ نمونے ذکر کئے جا رہے ہیں، امید کہ آپ ان سے مستفید ہوں گے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں گے۔ لہٰذا بغیر کسی تعلیق کے یہ واقعات آپ کے حوالے ہیں، یہ واقعات خود ہی اپنے بارے میں بتائیں گے۔

کیس نمبر ا۔

ایک آدمی کینسر کا مریض تھا، یہاں مملکت سعودی عرب میں علاج کی کوشش کی، مگر اسے جواب دے دیا گیا اور کہا گیا کہ اس کا علاج صرف مغربی ممالک میں ہوسکتا ہے!! اپنے بھائی کے ساتھ امریکہ جانے کے لئے مجبور ہوا، وہاں چیک اپ کے بعد ڈاکٹر نے اس کے بھائی سے کہا کہ اس مرض کا علاج اب ناممکن ہے، کیونکہ معاملہ سیریس ہو چکا ہے، بیماری پورے طور پر پھیل چکی ہے، وہ مرنے تک اسی حالت پر رہے گا!! رات میں اس کے بھائی کو اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿وَ إِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ﴾ یاد آیا، رات کو اپنی طاقت کے مطابق سورہ فاتحہ سے سورہ ناس تک پڑھتا رہا، اس کے بعد سو گیا، دوسرے دن دیکھا کہ اس کے بھائی کی حالت کچھ اچھی لگ رہی ہے! دوسری بار پھر اسی طرح پڑھا جیسے پہلے پڑھا تھا، واضح کامیابی نظر آئی، اس طرح اس نے کئی بار اعادہ کیا، جب دوسری بار اس کی تشخیص ہوئی تو ڈاکٹر نے اس کے بھائی سے تعجب کرتے ہوئے پوچھا: کیا یہ وہی مریض ہے جس کا ہم نے پچھلی بار چیک اپ کیا تھا؟ اس نے کہا: ہاں وہی ہے!...... اس طرح یہ آدمی اولاً اللہ کی توفیق پھر قرآن کریم پڑھنے کی وجہ سے شفایاب ہوگیا۔

کیس نمبر۲:

ایک لڑکی جو نیک، متدین اور با اخلاق تھی، اللہ کی مشیت سے وہ کلیجہ کے کینسر میں مبتلا ہوگئی، اسپتال لے جائی گئی، کچھ دنوں بعد ڈاکٹروں نے اس کے بھائی سے کہا کہ اس کی حالت برابر بگڑتی جارہی ہے وہ کسی بھی لمحہ مرسکتی ہے!! جب لڑکی نے محسوس کیا کہ اس کی حالت خراب ہوچکی ہے تو اپنے بھائی سے تلاوت کے لئے قرآن مجید مانگا، اور صبح وشام اللہ کی آیات و تلاوت کرنے لگی، جب بھی پڑھتی اپنی ہتھیلیوں میں پھونکتی، پھر حسب استطاعت اپنے جسم پر پھیرتی، اسی طرح مسلسل کئی شب و روز کرتی رہی، اچانک ڈاکٹروں نے دیکھا کہ لڑکی کی حالت دن بدن بہتر ہوتی جارہی ہے، شفاء کے آثار اس کے چہرے پر نمایاں ہیں، ڈاکٹروں کو بڑا تعجب ہوا......

لڑکی اسی طرح کرتی رہی یہاں تک کہ اللہ کے حکم سے مکمل شفایاب ہوگئی۔

کیس نمبر ۳:

ایک شادی شدہ عورت کے پاس ڈھائی سال کا ایک لڑکا تھا، اچانک لڑکا بیمار ہوگیا، اس کی حرارت بہت زیادہ بڑھ گئی، مسکراہٹ ختم ہوگئی، چہرے کی تازگی ماند پڑگئی، اس کی حرکت ونشاط ختم ہوگئی...... اسے اسپتال لے گئے، کئی ٹیسٹ ہوئے، اس کے گھر والوں سے ہاسپٹل میں داخل کرنے کے لئے کہا گیا تاکہ ضروری چیک اپ ہوسکے، ماں بے قراری سے نتیجہ کی منتظر تھی۔

ڈاکٹر نے اسے بتایا: کہ بیماری خون میں ہے، خون کے سیمپل کا کئی طرح چیک اپ کرایا گیا اس کے بعد ڈاکٹر نے بتایا: تمہارا بیٹا خون کے کینسر میں مبتلا ہے!! کیمیاوی اجزاء سے علاج شروع کیا، بچہ تھوڑا سا ٹھیک ہوا مگر چند دنوں بعد بچے کی پہلی حالت پھر لوٹ آئی، اور کینسر کے جراثیم پھر پھیلنے لگے، ماں نے دوسرے اسپتالوں کا دروازہ کھٹکھٹایا اسی دوران کسی شیخ کے متعلق سنا کہ لوگوں پر قرآن پڑھتے ہیں، ان کے پاس گئی، وہ تین ہفتہ برابر اس بچہ پر پڑھتے رہے...... اس مدت کے ختم ہونے کے بعد دوبارہ بچہ کو اسپتال لے گئی، پھر دوبارہ چیک اپ ہوئے، ڈاکٹروں نے اس سے کہا کہ اب کینسر کا کوئی اثر باقی نہیں رہا۔

کیس نمبر ۴:

ایک اسپتال میں فطری رضاعت کے متعلق سیمینار کا انعقاد کیا گیا، خاتون ڈاکٹر نے فطری رضاعت کی اہمیت اور اس کے فوائد کی تشریح، ماں اور بچہ کے لئے اس کے فوائد بیان کرنے لگی، محفل میں موجود خواتین میں سے ایک عورت کھڑی ہوئی، اپنی چھوٹی بچی کو اوپر اٹھایا اور کہا: رضاعت کے فوائد کی یہ بچی سب سے بڑی مثال ہے یہ اپنی بہنوں میں اکیلی ہے جسے میں نے اپنے پستان سے دودھ پلایا ہے، ابھی چار مہینہ بھی پورا نہیں ہوا کہ بیٹھنے لگی، اور چھٹے مہینہ میں رینگنے لگی، اور دسواں مہینہ مکمل کرنے سے پہلے پیر سے چلنے لگی!! جب ماں پروگرام سے نکلی بچی زمین پر گر پڑی، کانپنے لگی اور اس کے ہاتھ پیر شل ہوگئے، ماں اس کے سامنے بیٹھ کر رونے لگی کہ

اسے کیا کرے، اچانک اس کی بچی کو کیا ہو گیا..........؟ یہاں تک کہ اللہ نے اسے ایک نیک بہن کے پاس جانے کی ہدایت دی تا کہ اس کی بچی کو رقیہ کرے، دو ہفتہ یا کچھ زائد اس کے پاس جاتی رہی، اس کے بعد اس کی صحت اور اعضاء کی طاقت واپس آنے لگے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مکمل شفا دے دی، اللہ بڑے فضل و کرم والا ہے۔

کیس نمبر ۵:

ایک بچے کو دو سال کی عمر میں فقدان احساس کی شکایت ہوئی، یہاں تک کہ پانچ سال کا ہو گیا، اس کے والد اسے لے کر ایک اسپتال سے دوسرے اسپتال کا چکر کاٹتے رہے، تشنج کی تمام دوائیں سیرپ، ٹیبلٹ وغیرہ استعمال کر ڈالا مگر بے سود، کسی اسپتال میں اس کے بیٹے کی حالت دیکھ کر ایک آدمی نے شرعی رقیہ آزمانے کا حکم دیا، تب وہ اپنے لڑکے کو ایک قاری کے پاس لے گیا، لگاتار ایک سال یہ عمل کرنے کے بعد وہ صحت مند اور تندرست ہو گیا اور دوبارہ فقدان شعور کا معاملہ کبھی نہیں پیش آیا۔

کیس نمبر ۶:

ایک عورت تقریباً چھ سال سے بیمار رہی، مرض کی علامات اس پر ظاہر تھیں مثلاً: غسل میں وسوسہ، ڈھانچہ کی کمزوری، نماز بالکلیہ ترک کرنا، شوہر سے دوری..... اس کا شوہر ڈاکٹروں کے پاس لے گیا مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا، نفسیاتی ڈاکٹر کی طرف ٹرانسفر کیا مگر وہاں بھی وہی نتیجہ رہا، آخر میں کسی قاری کے متعلق بتلایا گیا، اس کے پاس گئی تھوڑے ہی عرصہ تک اس نے پڑھا کہ ۵۰ فیصد اس کی حالت صحیح ہو گئی، ایک سال تک قراءت کا سلسلہ جاری رکھا یہاں تک کہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔

کیس نمبر ۷:

ایک عورت کو سانس لینے میں تکلیف ہوتی تھی ساتھ ہی سر میں سخت درد تھا، اور حلق بند ہو جاتی۔ اس کے جسم کا رنگ سیاہ پڑ جاتا، بکثرت جماہی آتی اور لگاتار روتی رہتی......!! کئی

ڈاکٹروں کے پاس گئی مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا، ان کا علاج صرف دوائیں اور جڑی بوٹیاں ہوتیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک نیک قاری سے شرعی رقیہ کی ہدایت دی، اور پانی، بیر کی پتی اور شہد استعمال کرنے لگی، ایک وقفہ کے بعد اس کی صحت بہتر ہوگئی اور یہ انوکھی علامات اس سے ختم ہوگئیں۔

کیس نمبر ۸:

ایک نوجوان اپنا واقعہ خود بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ: میں سمجھتا تھا کہ نماز کی محافظت بڑا مشکل کام ہے، شروع میں میں اس کی ادائیگی کی کوشش کرتا تھا، مگر کچھ دنوں سے اکتاہٹ اور خوف کا احساس ہونے لگا، نیند کم آنے لگی، اور رغبت کا فقدان ہوگیا، یہاں تک کہ میرے ہاتھ سے میری اپنی زمام چھوٹ گئی...... دینی واجبات میں میں نے بے انتہا کوتاہی شروع کردی، مجھ کو خود اپنی ذات سے نفرت ہونے لگی، میں ہر اس شخص سے بھاگنے لگا جو اللہ اور اس کی عبادت کی نصیحت کرتا، معاصی میں ڈوب گیا!! مگر رات میں اللہ کے خوف سے روتا تھا اور اسی حال میں سوجاتا، میں نے اپنی حالت اپنے ایک رشتہ دار سے بیان کی اس نے مجھے رقیہ کا مشورہ دیا، میں نے بذات خود اس پر عمل کرنا شروع کیا مختصر سے وقفہ کے بعد میں نے نئی زندگی محسوس کی، برے مظاہر میری زندگی سے جانے لگے، میں اپنے رب، اپنی نماز اور استقامت کی طرف پہلے سے بہتر شکل میں لوٹ آیا۔

کیس نمبر ۹:

ایک عورت اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ بڑی خوشگوار زندگی گزار رہی تھی، اچانک اس پر جسمانی اور نفسیاتی مرض کی علامتیں ظاہر ہوئیں مثلاً: سخت اضطراب اور غم، شوہر اور بچوں سے نفرت، بغیر کسی سبب کے غمگین رہنا، اس نے اسپتالوں اور دوا خانوں کا چکر شروع کیا اور اپنی بیماری کے علاج کی بھرپور کوشش کی، وقت اور مال برباد کیا، وقت کی رفتار کے ساتھ ہر دوا اس نے استعمال کی مگر نتیجہ کمزور ٹھہرا، ایک عورت اس کے پاس آئی اور شرعی رقیہ کا مشورہ دیا، اس نے

وضاحت کی کہ اس کے لئے تھوڑا سا وقت اور معمولی سی کوشش درکار ہے، اس نے نصیحت سنی اور رقیہ پر عمل شروع کردیا اور اپنا علاج کرنے لگی، اذکار پر محافظت کرتی ...... اللہ کے فضل سے چند دنوں میں اسے شفایابی مل گئی ...... اللہ پاک ہے جو شافی و کافی ہے ......!! اس عورت نے شفاء سے اپنی خوشی کے اظہار کے لئے ایک بورڈ بنایا جس پر لکھا ''شرعی رقیہ سب سے بہتر علاج ہے، اور میرا تجربہ سب سے بہتر دلیل ہے!!۔''

کیس نمبر ۱۰:

ایک آدمی کئی سال سے گردہ کی خرابی کا شکار تھا، مرض کی شدت کی وجہ سے ہر دوسرے دن ڈائی لیسس (خون کی صفائی) کی ضرورت پڑنے لگی، یہاں تک کہ وہ تھکاوٹ اور مشقت محسوس کرنے لگا، ہر لمحہ اس کے سامنے موت کا منظر ہوتا!! اس نے کسی روز بھی نہیں سوچا بلکہ اس کے دل میں کبھی یہ بات کھٹکی بھی نہ تھی کہ قرآن کی تلاوت اور رقیہ کا اس کے مرض میں کوئی فائدہ یا کوئی اثر ہوسکتا ہے جو بظاہر جسمانی بیماری ہے، بہر حال اس سے شرعی رقیہ کرنے کے لئے کہا گیا، بڑے اصرار اور اس کے استعمال کے بعد اللہ کے فضل و کرم سے چند مہینوں میں اسے صحت و عافیت حاصل ہوئی۔

کیس نمبر ۱۱:

ایک عورت سینہ اور پیٹھ کے درمیان بڑا عجیب و غریب درد محسوس کرتی تھی یہاں تک کہ اس کا سانس لینا، بولنا اور حرکت کرنا دشوار ہو جاتا، اس حالت میں وہ درد کی جگہ پکڑتی اور سورہ فاتحہ سات مرتبہ پڑھتی اور ''بسم اللہ'' تین بار کہتی، پھر سات مرتبہ کہتی ''أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدرَتِه مِن شَرِّ مَا أَجِدُ وَ أُحَاذِر.'' جس سے درد جلد ہی ختم ہو جاتا۔

کیس نمبر ۱۲:

ایک عورت حاملہ تھی، تیسرے مہینہ میں ڈاکٹر نے الٹرا ساؤنڈ کے ذریعہ بتایا کہ بچہ کی خلقت (شکل) درست نہیں!! یہ خبر سن کر اسے بڑا صدمہ ہوا اور جزع فزع کرنے لگی، اس

عورت نے اپنی ایک سہیلی سے یہ بات بتائی تو اس نے بچہ بڑھنے سے پہلے ساقط کرانے کا مشورہ دیا، مگر اس نے اللہ کے خوف اور سزا کے ڈر سے ایسا نہیں کیا، اس کے علاوہ دوسری سہیلیوں نے اللہ پر بھروسہ کرنے، اس کی طرف رجوع کرنے اور اعمال صالحہ کے ذریعہ اس کی قربت حاصل کرنے کا مشورہ دیا، اور شرعی رقیہ کرنے کا بھی مشورہ دیا...... چنانچہ اس نے بہ صدق و اخلاص اس پر عمل کیا جس کے نتیجہ میں اس نے ایک نرینہ اولاد کو جنم دیا جس میں کوئی تخلیقی نقص اور کوئی بدنمائی نہ تھی، بحمد اللہ وہ بچہ زندہ رہا اور پلا بڑا ہوا، اس کے برخلاف اس کے دوسرے بھائی پیدا ہوتے ہی مر جاتے تھے۔

کیس نمبر ۱۳:

ایک شخص کے بدن میں اچانک کپکپی طاری ہوگئی، اس کے اندر بولنے کی بھی طاقت نہ رہی، اس کے گھر والے سب سے بڑے اسپتال میں ماہر ترین ڈاکٹروں کے پاس لے گئے مگر کوئی فائدہ نہ ہوا، پھر ایک بزرگ شیخ کے بارے میں معلومات ہوئیں وہ بزرگ مسلسل رقیہ کرنے لگے، دھیرے دھیرے اس کی حالت بہتر ہوگئی، اور اب وہ اپنے اہل وعیال اور رشتہ داروں میں بصحت و عافیت زندگی گزار رہا ہے۔

کیس نمبر ۱۴:

ایک عورت کو سخت جلدی خارش ہوگئی، دانے سارے جسم میں پھیل گئے، ہر جگہ ڈاکٹروں کے پاس گئی مگر اس کی وہی حالت رہی، ایک ڈاکٹر سے دوسرے ڈاکٹر اور ایک ہسپتال سے دوسرے ہسپتال کا مسلسل چکر لگاتی رہی، تمام کوششوں کی ناکامی کے بعد علاج کے لئے بیرون ملک کا سفر کیا مگر وہاں بھی ناکامی ہوئی، اس کا بھائی جو اسی ملک میں اسی کے ساتھ موجود تھا اس نے کہا: بہن تم نے تمام دوائیں آزما لیں، اب کیا خیال ہے شرعی رقیہ بھی آزمالیں؟ شروع میں اس کو بڑا تعجب ہوا، اس کو بڑا تردد ہوا کہ بھلا اس جسمانی بیماری میں رقیہ فائدہ دے گا!! مگر بھائی کے اصرار پر اس کی رائے سے متفق ہو کر وطن واپس آ گئی۔ اور ایک قاری کے پاس گئی، شرعی رقیہ

پر عمل کرتے ہوئے ابھی ایک مہینہ بھی نہیں گزرا تھا کہ اللہ کے فضل سے مکمل شفایاب ہوگئی۔

کیس نمبر ۱۵:

ایک عورت کی کمسنی میں شادی ہوگئی، اسی سال وہ حاملہ ہوگئی اور ایک بچی کی پیدائش ہوئی، مگر اس کے بعد وہ جب بھی حاملہ ہوتی تو تیسرا مہینہ پورا ہوتے ہوتے جنین ساقط ہو جاتا، اسقاط کی یہ پریشانی مسلسل بارہ سال تک لگی رہی!! یہ اسپتالوں کا مراجعہ کرتی رہی اور حمل برقرار رہنے کی دوائیں لیتی رہی، مختلف آپریشن کرایا، مگر سب بے سود، جب اللہ تعالیٰ کی مشیت ہوئی تو اس کے لئے اسباب فراہم ہو گئے وہ ایک قاری کے پاس گئی، قاری نے کہا کہ جب استقرار حمل ہو تو اس کے پاس آئے، چنانچہ جب استقرار حمل ہوا تو اس کے پاس آئی، قاری تھوڑے تھوڑے وقفہ کے ساتھ پورے دوران حمل اس پر رقیہ کرتے رہے، اور خود اسے بھی رقیہ کرنے کا حکم دیا، اور بحمد اللہ فطری طور پر کئی بار بچہ کی پیدائش ہوئی اس کے سارے بچے بصحت و عافیت ہیں۔

کیس نمبر ۱۶:

ایک نوجوان اللہ کے احکام پر ثابت قدم اور بڑا پابند تھا، دعوت الی اللہ اور لوگوں کی اصلاح کے لئے بڑا کوشاں رہتا تھا، زندگی کا ایک دور ایسا آیا کہ اس کے اندر اللہ کی اطاعت سے کوتاہی کے مظاہر رونما ہوئے، دھیرے دھیرے بھلی صحبت سے دور رہنے لگا، یہاں تک کہ بدعملی کے آثار رونما ہو گئے، نمازیں چھوڑنے لگا، گانے سننا، اور دیگر معاصی سے بھی لگاؤ ہو گیا، ایک وقت ایسا آیا کہ نماز بالکلیہ ترک کر دی؟! بری صحبت نے اسے گھیر لیا، اس کے سب دوست اور رشتہ دار اس کی دینی، اجتماعی اور نفسیاتی غم انگیز حالت دیکھ کر متعجب تھے، بہت سے لوگوں نے نصیحت بھی کی مگر وہ اس چیز کو عادی اور فطری سمجھتا تھا، اس کے نزدیک اس حالت میں کسی اصلاح اور تغیر کی کوئی حاجت نہیں تھی!! آخر میں کئی سال بعد اللہ نے اپنی رحمت اور فضل و کرم سے شرعی رقیہ پر عمل کرنے اور مسلسل ذکر و اذکار کرنے کی ہدایت و توفیق دی، استقامت کی علامتیں واپس آنے لگیں، مثلاً باجماعت نماز کی ادائیگی، کثرت استغفار، ثابت قدمی کے ساتھ دعاء، عمل صالح

وغیرہ، اپنی پچھلی حالت پر وہ تعجب کرتا اور روتا تھا کہ اس درجہ تک وہ کیسے پہنچ گیا، اور اس کا کیا راز اور سبب تھا؟ خود اسے بھی معلوم نہ تھا؟!

کیس نمبر ۱۷:

ایک عورت کے پاس بڑا خوبصورت اور صحتمند بچہ تھا، مگر پیدائش کے چار ہی ماہ بعد اس کے جسم پر عجیب وغریب قسم کے دھبے ظاہر ہونے لگے جو اس کے پورے جسم چہرہ، بازو اور پنڈلی وغیرہ میں پھیل گئے! اس کی شکل بڑی بھیانک تھی۔ سوال یہ تھا کہ یہ سب کیسے اور کیوں ہوا، اس کی ماں اسپتال لے گئی مگر وہاں اطباء اس مرض کا راز نہ سمجھ سکے، اس کے جسم سے سیمپل لینا چاہا مگر ماں نے انکار کر دیا، آخر کار اس نے اللہ اور قرآن کریم کی طرف رجوع کیا اور بذات خود رقیہ کرنے لگی، پڑھ کر پانی میں دم کرتی اور وہی پانی بچہ کو پلاتی ...... اور اب ماشاء اللہ وہ چھ سال کا ہو چکا ہے اور بالکل تندرست ہے۔

کیس نمبر ۱۸:

ایک عورت کو جب بھی کوئی شادی کا پیغام دیتا تو اس کے بعد بغیر کسی ظاہری سبب کے اس کے پیروں میں درد ہو جاتا اور ادرار حیض شروع ہو جاتا جس کی وجہ سے وہ انکار کرنے پر مجبور ہو جاتی! ایک عرصہ کے بعد ایک نیک و پرہیز گار آدمی نے اسے شادی کا پیغام دیا، عورت کے بھائی نے اس سے قصہ بیان کیا تو اس نے شادی کے لئے اصرار کیا اور نکاح کر لیا، شادی کے بعد رقیہ کرنے لگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے شفا دے دی۔

کیس نمبر ۱۹:

ایک عورت کو اکثر و بیشتر خفقان کی شکایت ہو جاتی، وہ اپنے ہاتھ سے دل تھام کر کھڑی ہو جاتی تین بار (بِسمِ اللّٰه) کہتی، پھر (أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدرَتِهِ مِن شَرِّ مَا أَجِدُ وَ أُحَاذِرُ) سات بار پڑھتی، اس کے بعد (اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أذهَبِ البَأسَ اشفِ أَنتَ الشَّافِي لَا

شِفَاء إِلا شِفَاؤكَ شِفَاء لا يغَادِر سُقماً) تین بار۔اس طرح اس کی تکلیف ختم ہو جاتی۔

کیس نمبر ۲۰:

ایک انیس سالہ نوجوان کے دماغ سے اچانک خون جاری ہو گیا!! آپریشن کیا گیا اور کامیاب بھی رہا، مگر نوجوان کو کوئی افاقہ نہیں ہوا، اس کی یہی حالت ایک مہینہ باقی رہی، کسی نے اس کے والد کو مشورہ دیا کہ رقیہ کرنے والے کو بلائیں، اس کے والد نے ایک شیخ کو بلایا جو ہر روز رقیہ کرنے لگے، اسے افاقہ تو ہو گیا مگر حرکت کے قابل نہ تھا اور نہ بات چیت کرسکتا تھا، یہ رقیہ مسلسل جاری رہا یہاں تک کہ بولنے بھی لگا مگر ابھی اس کی عقل ٹھکانے نہ تھی، بہر حال رقیہ پر مداومت جاری رہی اور دھیرے دھیرے وہ چلنے پھرنے کے قابل بھی ہو گیا، اس طرح اللہ کے فضل سے مکمل شفا مل گئی۔

کیس نمبر ۲۱:

ایک پندرہ سالہ لڑکی کے سر میں درد ہونے لگا، اس کے ماں باپ اس مرض سے حیرت زدہ تھے کیونکہ ٹیسٹ کے نتیجہ سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ بالکل تندرست ہے.....مگر علاج کی غرض سے اسے امریکہ لے گئے، اور سر کا آپریشن کیا گیا، مگر کوئی شفاء نہ ملی، صرف مسکن دوائیں دے دی گئیں، ایک سال بعد امریکہ سے واپس لوٹ آئی، لوٹنے کے بعد مسلسل چار سال تک یہ بیماری لگی رہی، لڑکی کی حالت انتہائی غم انگیز (پریشان کن) تھی، کسی نے ایک قاری کے بارے میں اسے بتایا، اس کے پاس گئی تین مہینہ لگاتار رقیہ کے بعد بحمد اللہ وہ بالکل شفایاب ہو گئی۔

کیس نمبر ۲۲:

ایک آدمی کی پیٹھ میں اتنا سخت درد ہوا کہ بالکل کام کے لائق نہ رہ گیا۔ کام چھوڑ کر علاج کے لئے ہسپتال میں ایڈمٹ کیا گیا، مسلسل چھ ماہ تک وہ طبی دیکھ ریکھ میں رہا، اتنی مدت کے بعد بھی جب طرح طرح کے علاج سے کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں برآمد ہوا تو شرعی رقیہ کی منفعت

کے بارے میں سوچا، اور ہسپتال ہی میں بذات خود اس پر عمل کرنا شروع کردیا، اور لگاتار کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے درد سے شفا دے دی۔

کیس نمبر ۲۳:

ایک چھوٹا بچہ رات و دن بیحد روتا تھا، اس کے گھر والے اسپتال لے گئے مگر کوئی فائدہ برآمد نہ ہوا، اس کی ماں نے سبب معلوم کرنے کی کوشش کی مگر کچھ پتہ نہ چلا، کئی رات اس کی یہی حالت رہی، وہ سویا ہی نہیں۔ آخر میں ماں کو رقیہ کا خیال آیا، اور قرآن کریم کی آیات نیز بعض ماثورہ دعائیں پڑھنے لگی، یہاں تک کہ اللہ کے کرم سے اس کی حالت نارمل ہوگئی، اور اس کا رونا تھم گیا۔

کیس نمبر ۲۴:

ایک عورت کھانسی میں مبتلا تھی، دو ہفتہ یہی صورت حال رہی، اچانک اس کے جسم میں سخت کپکپی طاری ہوگئی، اسپتال گئی اس کا مکمل چیک اپ کیا گیا، ڈاکٹر گھبرا گئے کیونکہ ایسا کیس پہلی بار ان کے پاس آیا تھا، مگر دیکھا کہ چیک اپ کے تمام نتائج درست ہیں، ان کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کیا کریں؟ اس کے بعد اس کا بھائی ایک نیک قاری کے پاس لے گیا اور اس سے اللہ کے فضل و کرم سے اسے مکمل شفا مل گئی۔

کیس نمبر ۲۵:

ایک آدمی کو سر درد کی شکایت تھی مہینہ میں ایک بار اسے یہ تکلیف ہوتی تھی، جب بھی اسے درد ہوتا تو اسی وقت اسپتال بھاگا جاتا، تمام ضروری چیک اپ کئے گئے مگر کوئی نتیجہ نہیں نکلا، کسی نیک آدمی نے اسے شرعی رقیہ پر عمل کرنے کا مشورہ دیا، کچھ دنوں تک اس نے رقیہ کیا یہاں تک کہ اسے فائدہ نظر آنے لگا اور الحمد للہ دھیرے دھیرے بیماری بالکل ختم ہوگئی۔

کیس نمبر ۲۶:

ایک عورت کو اللہ نے بیس سال کی محرومی کے بعد بچہ عطا کیا!! اس بیس سالہ مدت میں وہ برابر اسپتالوں کا چکر لگاتی رہی، ان جگہوں سے تو مایوس ہوگئی مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوئی، دعا کے ذریعہ اللہ کی طرف رجوع کیا، رات میں اللہ سے دعا کرنے لگی، اور ایک معتمد قاری سے تین ماہ تک رقیہ کرانے لگی، اللہ سے گریہ وزاری کرنے لگی، جب بھی اللہ کا فرمان ﴿رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً﴾ تلاوت کرتی، بے انتہا روتی، جب اس نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی امید قائم رکھی، اللہ تعالیٰ نے اسے پہلا لڑکا دیا، ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ اسے دوسرا اور تیسرا بھی عطا کرے۔

کیس نمبر ۲۷:

ایک آدمی نے ایک عورت سے شادی کی، دونوں سولہ سال تک ایک ساتھ رہے مگر کوئی بچہ نہیں ہوا! جبکہ تمام ٹیسٹ اور چیک اپ سے ثابت ہو رہا تھا کہ کوئی چیز ولادت کے لئے مانع نہیں، مگر یہی اللہ کی مشیت تھی، سولہ سال گزر گئے وہ دونوں ڈاکٹروں کے پیچھے علاج کی تلاش میں گھومتے رہے، مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا، آخر کار شرعی رقیہ کے ذریعہ علاج کے لئے سوچا، دونوں ایک شیخ کے پاس گئے جو قرآن سے علاج کرتے تھے، دونوں پر انھوں نے قرآن پڑھا، اس کے دو ماہ بعد بیوی حاملہ ہوئی، اور جوڑواں بچے (لڑکا-لڑکی) پیدا ہوئے!!۔

کیس نمبر ۲۸:

ایک نوجوان کی زبان میں ہکلاہٹ آگئی، یہاں تک کہ اس کی یہ حالت اس کے ساتھیوں، دوستوں اور اساتذہ کے سامنے پریشانی میں مبتلا کر دیتی، قریب تھا کہ وہ مدرسہ ہی چھوڑ دے، اس ہکلاہٹ کا بہت سے ماہرین سے علاج کرایا مگر کوئی قابل ذکر نتیجہ برآمد نہ ہوا، اللہ تعالیٰ نے اسے شرعی رقیہ پر عمل کی توفیق دی، لگاتار ایک سال رقیہ کرنے کے بعد اس کی فصاحت اور

برجستگی کی پہلے جیسی حالت لوٹ آئی۔

کیس نمبر ۲۹:

ایک عورت کو تقریباً آٹھ سال سے دائیں ہاتھ کے پچھلے حصہ میں درد کی شکایت تھی! اس دوران کوئی بھی محنت کا کام کرنے پر اسے سخت تکلیف اٹھانی پڑتی، وہ بہت سارے سرکاری اور پرائیویٹ اسپتالوں میں گئی، اور گھریلو علاج بھی کیا، مگر اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا، شرعی رقیہ کے علاوہ ہر چیز کے بارے میں اس نے سوچا، مگر جب آخر میں خود سے رقیہ کرنا شروع کیا تو اسے اللہ کے فضل وکرم سے شفا مل گئی۔

کیس نمبر ۳۰:

ایک عورت کا ایکسیڈنٹ ہوگیا جس سے اس کی ہڈی ٹوٹ گئی اور بعض دوسرے زخم اور چوٹ بھی آئی، چوں کہ وہ ذکر اور دعا کی پہلے ہی سے حریص تھی اس لئے ایکسیڈنٹ کے وقت جب وہ زمین پر پڑی تھی ٹوٹی ہوئی جگہ پر ہاتھ رکھا اور (بِسمِ اللّٰہ) تین بار کہا۔ پھر (أعُوذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدرَتِہِ مِن شَرِّ مَا أجِدُ وَأحَاذِرُ) سات بار کہا، اسپتال میں داخل ہونے کے بعد بھی بذات خود، اس کا شوہر، اور گھر والے باری باری اس پر قرآن پڑھتے رہے، ہر دو دن بعد اسے نئی بیماری ہوجاتی، یا اسی مرض سے کوئی نیا معاملہ پیش آجاتا، ان تمام بیماریوں کے باوجود رقیہ پر مداومت کی وجہ سے اس کی تمام دشواریاں آسان ہوجاتیں، اور اس کا درد اور تھکاوٹ ختم ہوجاتی...... یہاں تک کہ ٹوٹی ہوئی ہڈی بھی پلاسٹر اور بینڈیج کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اچھی ہونے لگی، اس سرعت شفاء سے ڈاکٹر تعجب میں پڑ گئے، یہاں تک کہ چند ہی ہفتوں میں وہ اسپتال سے بصحت وعافیت نکل گئی۔

کیس نمبر ۳۱:

ایک طالب علم اپنی تعلیم میں متفوق تھا، حصول علم میں بڑی کوشش کرتا تھا، مگر تھوڑے

دنوں بعد اس سے اعراض کرنے لگا، مدرسہ سے لگا تار غائب رہنے لگا، اور نفسیاتی و جسمانی کمزوری کا احساس کرنے لگا، غمگین رہنے لگا، اور مدرسہ چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا، مگر ایک نیک مدرس نے اس کو رقیہ کرنے کی نصیحت کی اور کسی رقیہ کرنے والے کے پاس جانے کا مشورہ دیا، لڑکے نے اس کی نصیحت قبول کرلی اور رقیہ اپنایا تو اس کا نشاط اور تازگی لوٹ آئی، اور پہلے کی طرح مدرسہ واپس آ گیا۔

وَصَلّى اللّٰه وَسَلّمَ عَلَى نَبِيّنَا مُحَمّد وَعَلَى آلِه وَصحبِه أَجمَعِين.

☆☆☆

جادو کے علاج کا قرآنی وظیفہ

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝﴾

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ۝﴾ (الفاتحۃ ۱/۱-۷)

﴿الٓمٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ أُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ ۲/۱-۵)

﴿وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ ۲/۱۰۲)

﴿وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ لَّا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَتَصْرِيْفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ ۲/۱۶۳-۱۶۴)

﴿اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

وَمَا فِي الْأَرْضِ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿۲۵۵﴾ (البقرۃ ۲/۲۵۵)

﴿آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿۲۸۶﴾﴾ (البقرۃ ۲/۲۸۵-۲۸۶)

﴿شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۸﴾ إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾﴾ (سورہ آل عمران ۳/ ۱۸-۱۹)

﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿۵۴﴾ ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿۵۵﴾ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۵۶﴾﴾ (الأعراف ۷/۵۴-۵۶)

﴿وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۱۸﴾ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانقَلَبُوا صَاغِرِينَ ﴿۱۱۹﴾ وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿۱۲۲﴾﴾ (الأعراف ۷/ ۱۱۷-۱۲۲)

﴿فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَى مَا جِئْتُم بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ۝ وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝﴾ (یونس ۱۰/۸۱-۸۲)

﴿وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى ۝﴾ (طٰہٰ ۲۰/۶۹)

﴿أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثاً وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ۝ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ۝ وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ۝ وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝﴾ (المومنون ۲۳/۱۱۵-۱۱۸)

﴿وَالصَّافَّاتِ صَفّاً ۝ فَالزَّاجِرَاتِ زَجْراً ۝ فَالتَّالِيَاتِ ذِكْراً ۝ إِنَّ إِلَهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظاً مِّن كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَى وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوراً وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ۝ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝﴾ (الصافات ۳۷/۱-۱۰)

﴿وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَراً مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَى قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ ۝ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَاباً أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَى مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَى طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ وَمَن لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِن دُونِهِ أَولِيَاءُ أُولَئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى بَلَى إِنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝﴾ (الاحقاف ۴۶/۲۹-۳۳)

﴿يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ

وَالْأَرْضِ فَانفُذُوا لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ (۳۳) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۳۴) يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّن نَّارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنتَصِرَانِ (۳۵) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۳۶)﴾ (الرحمٰن ۵۵/۳۳-۳۶)

﴿لَوْ أَنزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (۲۱) هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ (۲۲) هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ (۲۳) هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (۲۴)﴾ (الحشر ۵۹/۲۱-۲۴)

﴿قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا (۱) يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا (۲) وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا (۳) وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا (۴) وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن تَقُولَ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا (۵) وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا (۶) وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا (۷) وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَشُهُبًا (۸) وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَن يَسْتَمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَّصَدًا (۹)﴾ (الجن ۷۲/۱-۹)

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (۱) اللَّهُ الصَّمَدُ (۲) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (۳) وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ (۴)﴾ (الاخلاص ۱۱۲/۱-۴)

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (۱) مِن شَرِّ مَا خَلَقَ (۲) وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ (۳) وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ (۴) وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ (۵)﴾ (الفلق ۱۱۳/۱-۵)

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (۱) مَلِكِ النَّاسِ (۲) إِلَهِ النَّاسِ (۳) مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (۴) الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ (۵) مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ (۶)﴾ (الناس ۱۱۴/۱-۶)

منہج سلف صالحین کے فروغ کے لئے کوشاں

ہماری بعض اہم خوبصورت اور معیاری مطبوعات